

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

اور
احترام سادات

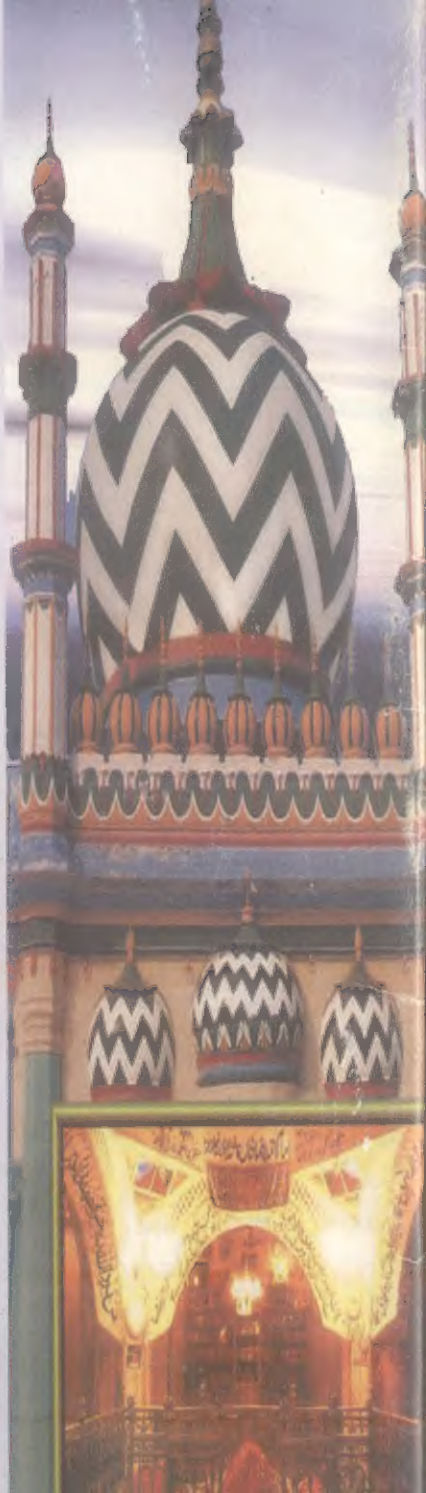
مصنف

علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری

ناشر

انجمن ضیاء طیبہ

نزد دفتر المؤذن حج و عمرہ سروسز
آدم جی داؤد روڈ، میٹھادر، کراچی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

نام کتاب	:	امام احمد رضا اور احترام سادات
مؤلف	:	علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری
ضخامت	:	64 صفحات
تعداد	:	3000
سن اشاعت	:	مارچ 2006ء
سلسلہ اشاعت نمبر	:	30
ہدیہ	:	ایصال ثواب جمع امت مصطفویہ ﷺ

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

انجمن ضیائے طیبہ

بالمقابل حبیب بینک کھارادر برانچ، آدم جی داؤد روڈ،
نزد دفتر المؤمنین حج و عمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ، میٹھادر، کراچی۔

فون: 2473226-2473292

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

بنام نامی

تاجدار اہلسنت، ناصر ملت، واقف اسرار شریعت، دانائے
رموز حقیقت، راحت قلب حزین، احب علم یقین، شمس العارفین،
سید الواصلین، عمدة الکاملین، نائب سید المرسلین، سید العلماء، تاج
العرفاء، رئیس الاتقیاء، زبدۃ الافاضل، مجمع السلاسل، خاتم الاکابر فخر
السادات سیدنا مولانا حضرت مخدوم السید الشاہ آل رسول احمد قادری
مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ۔

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت آل رسول مقتدا کے واسطے

نیاز کیش

صابر حسین شاہ بخاری

معروضات و عزائم

الحمد للہ علی احسانہ "انجمن ضیاء طیبہ" گذشتہ دو سال سے ملک حقہ اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے خدمت میں مصروف عمل ہے۔ انجمن کی نسبت شیخ العرب والعجم حضرت قطب مدینہ شاہ ضیاء الدین قادری مدنی قدس سرہ سے معنون ہے۔ سادہ لوح سنی بھائیوں اور بہنوں کی اعتقادی و نظریاتی راہنمائی کے لئے اہم موضوعات پر تاحال تقریباً پچیس کتب شائع کرنے کا شرف سعادت حاصل ہوا ہے۔ علاوہ ازیں سشی کلینڈر (انگریزی ماہ) کے پہلے یوم جمعہ بعد عشاء "الف مسجد" کھارادر میں حالات حاضرہ کے مطابق اہم موضوعات پر درس قرآن و احادیث کے اجتماعات بعنوان "ضیاء قرآن" منعقد ہوتے ہیں۔ جس میں مقتدر علماء اہلسنت محققانہ و ناصحانہ خطاب فرماتے ہیں جب کہ اسی موقع پر بہ اعتبار موضوع ایک کتابچہ شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ "انجمن ضیاء طیبہ" کے تحت سنی حاجیوں کی فکری و علمی راہنمائی کے لئے "المؤذن حج گروپ" کی خدمات ضرب المثل ہو چکی ہیں۔ حاجیوں کے لئے تربیتی کورسز، سوال و جواب کی فقہی نشستوں کے انعقاد، مناسک حج و عمرہ کی ادائیگی کے لئے مسائل اور دعاؤں پر مبنی کتاب "ضیاء حج" اور حجۃ الوداع کی روداد پر مبنی کتاب "رسول اللہ ﷺ کا حج" اور دیگر درود و سلام اور وظائف پر مشتمل کتاب "ضیاء درود" (مختلف درود خصوصاً درود اکبر) "ضیاء طیبہ" (قصیدہ بردہ شریف) "الوظیفۃ الکریمہ" (اعلیٰ حضرت اور مشائخ قادریہ کے معمولات و اوراد و وظائف) اور "ضیاء الدعاء" کی اشاعت و تقسیم کا اہتمام ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہلی تا چاندہ صدیوں پر محیط مجددین کی تفصیلی و تحقیقی تاریخ "ضیاء المجد دین" تقریباً آٹھ جلدوں میں عنقریب شائع ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ عزوجل والرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز ان شاء اللہ بارہ مہینوں کے فضاں اور ان میں اعراس بزرگان دین کی تواریخ پر مبنی "کلینڈر" بھی بہت جلد شائع ہوگا جبکہ ہر ماہ کے فضائل پر علیحدہ کتابچے تو ہم پہلے ہی شائع کر چکے ہیں۔

پیش لفظ

از قلم: نسیم احمد صدیقی نوری

رسالہ ہذا "احترام سادات اور امام احمد رضا" کی پہلی اشاعت کا شرف "رضا اکیڈمی" لاہور کے الحاج محمد مقبول احمد ضیائی کو ۱۹۹۷ء میں حاصل ہوا۔ دوسری اشاعت ہندوستان سے ہوئی اور اب یہ تیسری اشاعت کا شرف انجمن ضیائے طیبہ کراچی کو حاصل ہو رہا ہے۔ انجمن ضیاء طیبہ (بجھہ تعالیٰ) ہر ماہ عقائد اہلسنت کے فروغ کے لئے کتب و رسائل شائع کرنے کا اہتمام کرتی ہے۔ گذشتہ سال عرس اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے موقع پر فقیر کی تالیف کردہ "ضیائے حدائق بخشش" شائع کی گئی۔ اس سال کے لئے "رسالہ ہذا" کی اشاعت کا سبب یوں ہوا، کہ حال ہی میں محترم المقام طاہر سلطانی صاحب (ایڈیٹر و پبلشر ماہنامہ "جہانِ حمد" کراچی) نے ایک عظیم نمبر ضخیم کتاب کی صورت بعنوان "عاشق رسول امام احمد رضا" علیہ الرحمہ ۵۴۴ صفحات پر محیط شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ جس میں مختلف ارباب علم و دانش نے اپنے مضامین میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے علمی و تجدیدی کارناموں کے ساتھ ساتھ آپ کی نعتیہ شاعری پر بھی عمدہ مضامین کا انتخاب کیا ہے بعض مضامین پہلے ہی سے مطبوعہ تھے مگر اب دستیاب نہیں تھے انھیں شائع کر کے جناب طاہر سلطانی صاحب نے مسلک اعلیٰ حضرت کی عظیم خدمت کی ہے، جب کہ بعض مضامین غیر مطبوعہ تھے جو پہلی بار زیور طباعت سے آراستہ ہوئے۔ انہی مضامین میں ایک مضمون، ممتاز قلم کار جناب مہر وجدانی صاحب کا بھی نظر سے گذرا۔ جناب مہر وجدانی صاحب نثر نگاری کے ساتھ ساتھ شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ فقیر کے کرم فرماؤں اور مسلکی و تحریکی رفیق و صدیق محقق اہلسنت محترم المقام سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی نے گذشتہ ہفتہ فون کیا تھا، جو اکثر فقیر کی خیریت کے لئے فون کرتے رہتے ہیں، اسال حج کے موقع پر بھی مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ میں قبلہ بخاری صاحب مدظلہ سے بذریعہ فون بات ہوتی رہی۔ آپ کا سلام آپ کے کریم نانا ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنے کی سعادت بھی فقیر کو

حاصل ہوئی آپ نے فقیر سے امام اہلسنت حضرت شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ ردو بابیہ میں کتاب "سیف الجبار" کی فوٹو کاپی طلب فرمائی تو فقیر نے تعمیل حکم میں بھجوا دی۔ اسی حوالہ سے گذشتہ ہفتہ فون پر جوابات ہوئی، تو "جہان احمد" کے نمبر میں شامل مہر وجدانی صاحب کے مضمون پر گفتگو ہوئی، علاوہ ازیں محترم صبیح رحمانی صاحب کے "نعت رنگ کے امام احمد رضا نمبر" پر بھی گفتگو ہوئی۔ جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب مدظلہ نے توجہ دلائی کہ جناب مہر وجدانی صاحب کے مضمون میں احترام سادات کے حوالے سے اعلیٰ حضرت سے منسوب اہم ترین واقعہ (جسے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے "زلف و زنجیر" میں نقل کیا ہے) کا انکار کیا ہے۔ لہذا آپ اس پر انہیں توجہ دلائیں کہ اس سے رجوع کریں، ورنہ کم از کم احتجاج نوٹ ہو جائے۔ راقم نے بخاری صاحب قبلہ سے یہ عرض کیا کہ ممکن ہے ہم "انجمن ضیاء طیبہ" کے پلیٹ فارم سے آپ کی تالیف "احترام سادات اور امام احمد رضا" شائع کرنے کا اہتمام کریں اور پھر مہر وجدانی صاحب کی خدمت میں اس تالیف کو پیش کر دیا جائے تو یقیناً اپنے مضمون کے اس حصہ سے رجوع کریں گے جس میں انہوں نے احترام سادات کے واقعہ کی نفی کی ہے۔ راقم نے اس ضمن میں محترم المقام جناب سید اللہ رکھا صاحب (جن کی نوازشات خدام مسلک امام احمد رضا پر بے حد و بے حساب رہتی ہیں) سے بات کی، آپ اور آپ کے رفقاء انجمن ضیاء طیبہ کے لئے شب و روز مصروف خدمت ہوتے ہیں۔ سید اللہ رکھا صاحب نے فقیر کی تجویز سے اتفاق کیا کہ اس سال عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر حقیق اہلسنت سید صابر حسین شاہ بخاری زید محمدہ کی تالیف کو شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ سید اللہ رکھا شاہ صاحب مدظلہ العالی کے دولت کدہ پر ہر ماہ پچیسویں شب (بحساب قمری تقویم) ایک محفل انتہائی عقیدت و احترام سے منعقد ہوتی ہے جب کہ سالانہ عظیم محفل ماہ صفر کی پچیس تاریخ کو کھارادر کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ سید اللہ رکھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ مرکزی سطح پر عرس اعلیٰ حضرت دارالعلوم امجدیہ میں کثیر اجتماع عوام اہلسنت میں بھی اس رسالہ کی تقسیم کا اہتمام ہوا اور کھارادر میں بھی تقسیم کی جائے۔

مہر وجدانی صاحب سے التماس :-

مہر وجدانی صاحب کے متذکرہ مضمون "امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ علیہ" میں اختلائی پیرا گراف سے قطع نظر دیکھا جائے تو مضمون بہر طور اچھے انداز میں لکھا گیا ہے۔ وجدانی صاحب، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی مبارک زندگی اور آپ کے علمی کارناموں سے بہت متاثر بھی نظر آتے ہیں۔ مضمون کے آغاز ہی میں وجدانی صاحب نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی ولادت کے زمانہ کا ایک خاکہ نقشہ پیش کرتے ہوئے مکتب دیوبند کی ریشہ دوانیوں کو تحریر کیا ہے،

مہر وجدانی صاحب لکھتے ہیں، "مکتب دیوبند نے اپنے گورے آقاؤں کی کامل وفاداری کے گن گاتے ہوئے جدید نقشے پر دینی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، تعلیم و تدریس کے ساتھ کتابیں بھی تصنیف کی گئیں اور مسلمانوں کے معتبر و مستند افکار و خیالات مذہبی اور شعائر اسلامی پر ایسی کاری ضربیں لگائی گئیں کہ اگر نصرت الہی امام احمد رضا کی پشت پناہی نہ کرتی تو دیوبند کے قطب ربانی کا تعلیمی نقشہ جدید انہیں غبارِ راہ بنا دیتا"..... آگے لکھتے ہیں، "اس وقت امام احمد رضا کے علم و دانش نے زبان و قلم کے ہتھیاروں سے تہذیبی فتنہ انگیز تحریک کے خلاف صف آرائی کی اور تاریخ آج تک شہادت دے رہی ہے کہ اس منہ زور تحریک نے علم کے اس بحرِ ذخار کے سامنے دم توڑ دیا"۔ (عاشق رسول امام احمد رضا صفحہ ۴۳۵ تا ۴۳۷)

لیکن اس مضمون میں مہر وجدانی صاحب چند صفحات آگے بڑھ کر احترامِ سادات کے واقعہ کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"اس قصہ کا مقصد و منشا عشق رسول کی انتہا بیان کرنا ہے۔ بلاشبہ محبت رسول کے اظہار میں امام احمد رضا خاں کا کوئی ثانی نہیں، لیکن ایک متبحر عالم، فقیہ اور شریعت سے سرمواخراف نہ کرنے والی ہستی کے ساتھ ایک غیر شرعی اور غیر مصدقہ واقعہ کو محض دیکھنے والوں کے بیان کی آڑ لے کر تحریر کر دینا غیر اخلاقی، غیر اسلامی اور انتہائی بات ہے۔ اسلام میں نسبی یا خونی رشتہ کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ صرف ایمان اور تقویٰ معیار ہے"۔ (حوالہ مذکورہ صفحہ ۴۳۹)

مہر وجدانی صاحب.....! یہ واقعہ غیر مصدقہ نہیں ہے، اس کی تصدیق ہو چکی ہے،

تقدیق کنندگان میں انتہائی ثقہ اہل اللہ حضرات شامل ہیں جب کہ اس واقعہ کے پہلے ناقل عالم نیل و کبیر، رئیس التحریر، ادیب شہیر حضرت علامہ ارشد القادری نور اللہ مرقدہ ہیں۔ جو صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی قدس السره العزیز (خلیفہ اعلیٰ حضرت) کے برادر نسبتی اور تلمیذ خاص ہیں۔

مہر وجدانی صاحب.....! آپ نے واقعہ کی نفی کے ساتھ ساتھ نسبی نسبتوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نسبی نسبت یعنی اولاد رسول ہونا تو بڑی عظمت کی بات ہے محض اولیاء کرام سے نسبت کی بنیاد پر ان کے خادمین میں انسان تو کیا، کتے کا بھی جنت میں داخلہ ممکن ہو گیا ہے، راقم کا اشارہ اصحاب کہف رحمہم اللہ کے کتے "قطیر" کی جانب ہے۔

مہر وجدانی صاحب.....! آپ نے سادات کرام کے سید زادہ یا شہزادہ لکھے جانے پر بھی سخت تنقید فرمائی ہے کہ "اللہ کا رسول تو بادشاہ نہیں تھا۔ اس نے تو بادشاہان وقت کا غرور و تکبر پاش پاش کیا اور حکومت الہیہ قائم کی اس کی آل تو تمام امت ہے۔" (صفحہ ۴۴۱) اور احترام سادات کے واقعہ کو دیومالائی قصہ قرار دے دیا ہے (صفحہ ۴۴۱) رسالہ ہذا میں موجود مواد ممکن ہے کہ آپ کی اصلاح کا ذریعہ ہو جائے۔ سادات کرام کی نسبت کی عظمت، ایک صاحبزادی سیدۃ النساء فی العالمین حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا و سلام اللہ علیہا سے جاری نسل اور دیگر بنات رسول سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم سے جاری نسلوں پر علیحدہ ایک تالیف میں گفتگو ہوگی۔ (انشاء اللہ عزوجل) یہاں صرف اتنا عرض کر دوں یہ رافضی نظریہ نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت مبارکہ اس موقع و ماحول میں ہوئی کہ جب سیدہ ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر قرآن نازل ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"احترام سادات اور امام احمد رضا" انجمن ضیاء طیبہ کراچی کے تحت نئی آب و تاب سے شائع ہو رہی ہے۔ محترم سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی نے اس مقالہ میں سادات کرام کی عظمتوں کو سیرت اعلیٰ حضرت کے آئینہ میں دیکھا اور قرطاس پر تحریر ایسی کہ تصویر کا گمان ہو پیش کر دی ہے۔

فقیر نے نئی کتابت کمپیوٹر سے کروا کر اس کی ترتیب میں بعض مقام پر قوسین میں چند جملے بطور وضاحت لکھے ہیں۔ واقعات کی ترتیب میں کمی تو نہیں کی البتہ ترتیب کے تسلسل کو قائم رکھنے کی خاطر بعض ہیڈنگ (اپنی جانب سے) لگا کر اعلیٰ حضرت سے متعلق جملہ واقعات، حجت الاسلام اور مفتی اعظم (رحمہم اللہ اجمعین) کے واقعات اپنے اپنے مقام پر ایک ہی ترتیب میں درج کر دیئے ہیں۔

سید صابر حسین شاہ بخاری مدظلہ العالی نے اپنے اس مقالہ کے اختتام پر نہایت خوبصورت کلمات موعظت و نصیحت تحریر فرمائے ہیں، گویا درد دل کو خدمت دین و مسلک کے سانچے میں ڈھال دینے کی سعی جمیل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کی خدمات کو قبول فرمائے، انجمن ضیاء طیبہ کی خدمات کو قبول فرمائے اور بخاری صاحب قبلہ کے والد مرحوم، سید اللہ رکھا شاہ صاحب کے والدین اور فقیر نسیم صدیقی کے والدین اور ہمیشہ (مرحومین) کی معفرت فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

و علی الہ وصحبہ اجمعین۔

خادم العلماء، سگ درگاہ مفتی اعظم

احقر نسیم صدیقی غفرلہ،

انجمن ضیاء طیب، بالمقابل حبیب بنک کھار وار براچی،

آدم جی داؤد روڈ، کھار اور، کراچی۔

رابطہ:- 0333-3448008

تقدیم

پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش وراثی علیہ الرحمہ

پروفیسر فیاض احمد کاوش علیہ الرحمہ ممتاز ادیب، محقق، نقاد اور نعت گو شاعر تھے، آپ کی تحریریں خواص و عوام کے لیے یکساں مفید ہوتیں۔ آپ کی ۲۰ سے زائد تصانیف فقیر کی نظر سے گزری ہیں۔ جبکہ آپ کی یاد میں شائع ہونے والے مجلہ "نذر کاوش" میں فہرست تصنیفات سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے رشحات قلم سے تقریباً ۳۰ کتب منصہ شہود پر آئی ہیں جن میں چند سندھی زبان میں بھی ہیں اور چند غیر مطبوعہ ہیں علاوہ ازیں مختلف کتب پر مقدمات و تقاریر اور مقالہ جات وغیرہ تعداد میں سو سے کم نہیں ہوں گے یہ مقدمہ جب شائع ہوا آپ حیات تھے۔ ۱۲، اکتوبر ۱۹۹۹ء قبل وقت زوال گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر آپ کا وصال ہوا۔

دنیا نے علم و فن میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ کی ہمہ گیر شخصیت اپنے اور بیگانوں کی نظر میں اخلاقی ضرور ہو سکتی ہے۔ لیکن ان کی علمی قابلیت۔ تحقیق تدقیق اور بالخصوص عشق رسالت مآب کے کبھی معترف ہیں۔ امام احمد رضا کو دولت عشق رسول علیہ افضل الثناء والتسلیم ورثے میں ملی تھی آپ کے والد محترم حضرت مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ اپنے وقت کے ایک عظیم عالم باعمل اور مفتی اعظم تھے۔ ان کی تحریروں میں رسول مقبول ﷺ سے عشق و محبت اور وارفتگی بطور خاص نمایاں ہے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ اپنے دور طالب علمی میں ایک مرتبہ ریاضی کی مشہور کتاب چھیننی کا مطالعہ فرما رہے تھے۔ حضرت والد محترم مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ نے دیکھا تو فرمایا:-

بیٹا اس قسم کی چیزوں میں اپنا وقت کیوں برباد کرتے ہو۔ مصطفیٰ کریم ﷺ کے دربار سے سب کچھ عطا کر دیا جائے گا.....

امام احمد رضا علیہ الرحمہ عشق رسول ﷺ میں انہما کو پہنچے ہوئے تھے..... مصطفیٰ کریم ﷺ سے جس چیز کو نسبت ہوتی وہ ان کے سر کا تاج بن جاتی۔

بقول مولانا حسن رضا خان :-

جو یہ رکھنے کو مل جائے غل پاک حضور ﷺ تو چھ نہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
 اہم درمضانے اپنے قوس و قزح سے شوق رسول ﷺ کا شوق ایسا کہ نبی رسول ﷺ آپ
 جہاں تامل خیال رکھتے تھے۔ جب کوئی سید نظر آتا چھوچھو جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک سید فقیر
 نے دروازے پر صدارت کالی۔ اس میں آپ کو اپنے علمی و ادبی شوق و تامل سے اسے حسب سابق
 وادہ صاحب کی طرف سے رقم ملی تھی۔ جو کہ یہ سند فقیری میں وہاں پیسوں کی قسط میں موجود
 تھی۔ جب آپ کو معلوم ہوا۔ فقیر یہ بتاؤ پیسہ فقیر کی سند فقیری اس سے مانگے پیش کی گئی۔ فقیر نے ہا
 نہ مجھے اتنے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ سب فقیر آپ کو مانگا ہے۔ فقیر نے
 جو فیاضی اور کہا کہ یہ میری حاجت ہے۔

ماما اندر رضا علیہ الرحمہ کی زندگی کے یہاں تو فی پیہم میں کفن پر آنی تک بہت ہی بڑھاپا ہے انہیں عشقِ رسول (ﷺ) کے پیہم میں جتنا بھی یہاں کی انداز سے ماننے آیا۔ بالخصوص
 اہلِ حضرات کے واسطے آنی تک کی فاضل کا مقام۔ ماننے میں آئی۔ فاضل محقق سید صاحب
 انہیں شہادت کی قابلِ مبارک ہو ہیں۔ نبیوں نے پیچھے سے (یعنی فانی مقبرہ) میں اہم
 مہتمم پر قدر اٹھایا اور اس کی تئیں کا قیام دیا۔ یہ پیچھے سے ان میں اور ان واقعات شہادت
 تب میں نظر آتے ہیں۔ یہاں میں جو امور پر خصوصاً انداز میں ان واقعات و سہولتوں کا سہارا ہے
 سہرا انہیں کے بقا ہے۔ اس مقالے میں مذکور تمام باتوں کے ضمن میں اسی حضرت کے بارہ شب
 کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔ انہوں نے عشقِ رسالت مآب کے تقاضے کو اس طرح پورا کیا اور
 نسبِ رسول کا کس قدر احترام کیا۔

سید صاحب نے مختلف نواہل سے مختلف جہتوں سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور ان کی اولاد اہلبی و آلہات برام سے الفت و محبت کا احاطہ کیا ہے مثلاً امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اور ائمہ سادات، کلام رضا میں محبت سادات کے عنصر، خاندان رضا اور ائمہ سادات اور ائمہ ام الاولیاء سادات، اول رضا اور ائمہ سادات وغیرہ اس مقالے کے تابندہ و درخشندہ عنوانات ہیں!

مقالہ میں باقاعدہ حوالوں سے تمام واقعات درج کئے گئے ہیں، ورنہ آخر میں مآخذ و مراجع کے تحت ان حوالہ جات کی فہرست بھی دے دی گئی ہے۔

سید صاحب نے اپنی تحریر میں سادہ اور عام فہم زبان استعمال کی ہے عام پڑھالکھا قاری بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔ سید صاحب کا قلم رواں دواں اور پُر اثر ہے، جو بات کہتے ہیں اتفاق و شہادت رشتہ میں مبتلا ہیں۔ ہنکاری صاحب نے اپنے مقالے میں اس بات کا بھی خیال رکھا ہے کہ احقر صاحب کے مضمون میں ایم ای فتنہ فخر و شہادت ہے۔ لہذا انہوں نے فتویٰ رضویہ کی مختلف جہدوں کے نفاذ میں بھی درج کیا ہے۔ جن میں احقر صاحب کے مضمون میں احقر حضرت نے شرعی فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

اس طرح مجاطور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ مقالہ رضویات کے حوالے سے ایک اہم اضافہ ہے۔ جس کی زیادہ سے زیادہ شاعت ہوئی چاہئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مقالے کو قبول فرمائے اور سید صاحب کو بیش از بیش انعامات عالیہ سے نوازے۔
آمین ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ

فیاض احمد خان کاوش

جمعہ ۲ دسمبر ۱۹۹۶ء ۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ

تقریظ

حضرت علامہ علامہ محمد مصطفیٰ مجددی مدنیونہ

ہم اہل ایمان ہیں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں جس کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ پیار ہے ہمیں بھی اس سے پیار ہے قرآن سے اسلام سے مدغم رہنے سے مدینہ منورہ سے صحابہ کرام سے آل طہار سے ہم سب سے عقیدت رکھتے ہیں ہم سب پر جان دارتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آل طہار کو پیار ہے۔ ہمارے پروردگار نے فرمایا ہے

قُلْ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

اے محبوب! فرما، تجھے میں تم سے کچھ نہیں مانگتا، اتنا ضرور کہتا ہوں کہ میرے قریبوں

سے محبت کرو

ہمارے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ:-

چار میں قیمت ہے دن میں جن کی شفاعت کروں گا، رچہ وہ تمام اہل زمین کے
انہوں جتنے کناہ لے کر آئیں میری آل کی تکریم کرنے والا ان کی حاجات پوری
کرنے والا ان کے کاموں میں دوز دھوپ کرنے والا زبان اور دل سے ان کو
چاہنے والا۔ (الصواعق المحرقة)

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

مجھ سے محبت کرو اللہ کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی

وجہ سے۔ (کتاب الشفاء)

آل طہار کی وجہ سے دوزخ سے رہائی کا پروانہ اور عذاب حشر سے امان کی دلیل
ہے اللہ اللہ سب ایمان والوں نے اپنے محبوب کی وجہ سے اپنے محبوب کی اولاد کو اپنی اولاد سے
محبوب تر رکھا۔

سیدنا صدیق اکبر ؓ فرماتے ہیں کہ:-

خدا کی قسم میں اپنے قریبوں سے زیادہ حضور کے بل بیت کو عزیز رکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری)

سیدنا فروق اعظم ؓ نے اپنے اخت جگر عبداللہ ؓ کی نسبت حسین کریمین

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو انامال غنیمت (ایسا شکر) کیا

اور ایک دفعہ امام حسن ؓ سے فرمایا کہ:-

”جی اللہ کے بعد تمہاری برات سے ہمیں یہ عزت و عظمت عطا ہوئی۔

یہ ہم نے امام حسین کے پاس اقدس اپنے پاس سے پونچھے اور کہا کہ:-

”میں تمہارے آپ کے فضائل میں جانتا ہوں، چاہوں میں تو آپ کو اندھوں پر

اٹھائے پھریں۔ (انکھار السعادت)

سیدنا عمر بن عبدالعزیز ؓ نے آل نبوی کے ایسے فرد یہ حضرت عبداللہ بن ابی طالب الزنمہ سے

کہا کہ:-

”خدا! آپ کی کوئی ضرورت، تو آپ کی پہنچ دیا کریں جیسے اللہ تعالیٰ نے شام

آتئی ہے کہ آپ میرے دروازے پر ان ضرورت کی وجہ سے آئے ہوں۔

(الصواعق المحرقة)

راج الامم حضرت امام اعظم ؒ افراد آل نبوت کے ائمہ میں پہنچے پہنچتے تھے۔

ایک یزدادہ کی تعظیم کے لئے آپ نے بار بار لڑے دونا باعث سعادت سمجھا۔

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:-

یا اهل بیت رسول الله حکم

فرص من الله في القرآن ابرله

یکفکم من عظیمہ القدر اکم

من لم یصل علیکم لا صلوة له

یعنی اہل بیت! تمہاری محبت کو اللہ نے قرآن میں فرض قرار دیا ہے۔ تمہاری شان کے

سے یہی کافی ہے کہ جس نے تم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوگی۔

امیر بانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ۔

"محبت اہل بیت، سرمایہ اہل سنت است" مخالفان ازیں معنی عاقل انداز محبت

ایشان جائل"

اللہ اکبر! کس کس چیز کا ذکر کیا جائے۔ سب اہل سنت سب اہل محبت اپنے شلوں
دل کو اہل بیت کی محبت کی دولت سے لباب کئے ہوئے ہیں اس محبت میں امام اہل سنت اعلیٰ
حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کا اپنا ہی انداز ہے آپ نے نزدیک و بے دل، دل کھانے کے
قابل ہے جو آل رسول کی دوائے سرشارت و روہی سرہر جہلانے کا حقدار ہے جو آل رسول سے
نام پہ کٹ مرنے کو بے تاب ہے فرماتے ہیں:-

خوش دلی کہ دہندش دوائے آل رسول خوشامریے کہ کنندش فدائے آل رسول
منم امیر و جہانگیر و جنگلات جہنم کینہ بندہ و مسکین گدائے آل رسول
یہ ماری نظم قابل دوا ہے بظاہر اپنے مرشد کامل حضور سید آل رسول مابروی علیہ الرحمہ
کی ذب میں عرض گزار ہیں مگر باطن یوں کہتا ہے کہ ساری آل رسول ﷺ کی عظمت و محبت کے
ترانے آپ رہے ہیں آخری شعر حاصل نظم ہے:-

مرا ز نسبت ملک است امید آئندہ بہ حشر ندا کنند بیا اے رضائے آل رسول
حضرت رضا علیہ الرحمہ کا عشق رسول ﷺ عصر حاضر میں ضرب المثل کی صورت دکھائی
دیتا ہے اور اس کے حواس سے آل رسول ﷺ سے قلبی و روتی لگاؤ آپ کو نصیب ہوا اے دیکھ کر
بے اختیار کہنا پڑتا ہے:-

اداس رت کو بہاروں سے آشنا کر کے چلا گیا ہے کوئی شخص پھر وفا کر کے
موجودہ عہد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا عہد ہے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور
سیرت کے مختلف گوشوں پہ بڑی جاندار کتابیں لکھی گئی ہیں ضرورت تھی کہ آپ کا یہ جذبہ بھی لوگوں
کو دکھایا جاتا اور بتایا جاتا کہ دیکھو دیکھو اُرمحیوب اور محبوب والوں سے محبت کرنی ہے تو ایسے کرو
جیسے اس مرد عشق نے کی ہے سو اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فاضل نوجوان حضرت سید صابر

حسین شاہ بخاری میدان تحقیق میں وارد ہوئے اور اپنے قلم کی وہ توانائیاں کھائیں کہ دل عشر عش
 کر اٹھتا ہے۔ شاہ الفاظ و کلمات اعلیٰ حضرت کے ہیں مگر ترتیب و تہذیب کا حسن جناب بخاری
 صاحب کا زمین منت ہے چونکہ خود سید ہیں اس لئے جہاں جہاں پڑھ لکھا وہاں وہاں عجیب کی اثر
 آفرینی نظر آتی ہے آل رسول جہاں بے پایاں محبت کے اس سدا بہار کلدستان کی سرور افروز شوہو
 رضا ایڈمی انعام نے عام کیا ہے۔ رضا ایڈمی اس سے پہلے بھی بہت سے محبت بھرے مقالات و
 رسائل بہترین انداز میں شائع کر چکی ہے۔ مضمون کے اعتبار سے یہ مقالہ منفرد و متکاہل ہے
 میری قیاس ہے۔ اللہ کریم آل محبوب راہ سے الفیل اس کے ہر حرف و ہدایت کا پیمانہ ہوا تارا بن
 وے۔

ی توانی کہ وہی الحک مرا بن قبول اسے کہ در ساختہ قطرہ پارانی را

غلام مصطفیٰ مجددی،

(ایم اے، علوم اسلامیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں زبان سے تبویان عز و شان اہل بیت مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خواہ ان اہل بیت محبوب کائنات رمتہ لدعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس شخصیت سے محبت کی جائے جن سے محبوب کائنات ﷺ کے محبت فرمائی ہو۔ اہل بیت اسماء و رسالت اور اہل عزت و تقصیر سزا بھی محبت رسول کی علامت ہے کیوں کہ انہیں حضور ﷺ سے ایک نئی نسبت و اضافت حاصل ہے۔ آل رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے رسالت و ائمہ قیوم و تقسیم کے سب سے زیادہ شایق ہیں۔ (۱) اور میں اہل محبت نے سادات کرام سے اپنی محبت و عقیدت کا ثبوت دیا ہے بے شک تمام مشائخ و علماء کی رسالت کرام سے محبت و الفت بے مثال اور قیاس صد ستائش ہے۔ لیکن ان میں امام اہل محبت، محبت سادات امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی سادات کرام سے محبت و عقیدت ضرب امتش بن چکی ہے آپ سے اختلاف کرنے والوں کو جی امتہ اف ہے کہ۔

"یقینی معنی میں آپ خلیفۃ رسول ﷺ تھے" (۲)

پیش نظر مقالے میں محبت سادات امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی سادات کرام سے محبت و عقیدت کی چند بھلیکیں قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

امام احمد رضا اور نسب سادات:-

ایک استفتاء کے جواب میں نسب سادات کی عظمت و رفعت کے بارے میں امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے سیر حاصل بحث فرمائی ہے یہاں صرف چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:-

فرماتے ہیں ﷺ:-

"روز قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک میں قریش تک پھر انصار پھر اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہل عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل

ہے۔

فرماتے ہیں ﷺ :-

ہر عاقل اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرے اطلاق اور رشتہ۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ :-

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے اہل بیت کے لیے دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے رشتہ قیامت میں قطع نہ کرے۔

دوسری حدیث صحیحہ میں یوں ہے کہ :-

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے رشتہ قیامت میں قطع نہ کرے۔

آخرت میں پیوستہ ہے۔

جب مقربان خدا سے اتنا سہاوقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا، یا یا وضو کو پانی دے دیا، مگر میں ان کا کوئی کام نہ کیا، آخرت میں ایسا نفع ملے گا تو خود ان کا جز ہونا کس وجہ نافع ہونا چاہئے بلکہ دنیا و آخرت میں سب ملین سے سہاوقہ نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں! ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہو گئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملایے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق، فاروق، عثمان، علی، جعفر و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی و علوی و جعفری و عباسی و انصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے پھر اللہ اکبر! حضرات سادات کرام، اولاد اجداد، حضرت خاتون جنت، مول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ خود حضور پر نور سید الصالحین سید العالمین سید المرسلین ﷺ کی بیٹی ہیں کہ ان کی شان تو ارفع و اعلیٰ و بلند و بالا ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے دعا فرمائی کہ:-

”وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران سے نیوکاروں کو دے ڈال اور ان

سب کو مجھے بہہ فرما“ پھر فرمایا ”امی قلی نے کیا ہی کیا۔

امیر المومنین علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) نے رضی اللہ عنہما ”کیا الیہ فرمایا“

تمہارے ساتھ یہ جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسی ہی لڑے

گا۔

تقدیر میں سب بھی یقیناً ثابت اور شرعی اس کا اعتبار بھی ثابت اور انساب پر یہ کہ

آخرت میں نفع دین بھی جزائیات اور انب و مہتمما شخص بے قدر و ضائع و برباد جاننا سخت مرہوم

باطل قسم صحت نظر سے کہ اس کا موم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم چھ رسالات کرام و بھی شامل

اب یہ قول اشد غضب و عداوت و بوارت حائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدر کو اس قدر قبول پر حائل

کہ سب عرب نہ کہ قریش نہ کہ ہاشم نہ کہ رسالات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض۔

ہاں سب پر نظر ہر نہیں سب کے سب اپنے آپ و بوجہ ناتمام نہ تاج نہیں

اور وہ سب پر قطع ہر نہیں نہیں سب کے سب حق نہ تاج نہیں سب کو کسی سے حق میں

حاریہ دلی و تاج نہیں اس کے سب کی مسلمان کا اس اھ تاج نہیں احیاء جو اس باب میں

تائیں نہیں معافی کی طرف ناظر ہیں، باللہ التوفیق خدمت گاری اہل بیت مصطفیٰ کے لئے یہ بیان

ایک رسالہ ہو گیا۔ ملخصاً (۳)

امام احمد رضا اور فضیلت سادات:-

۱۳۳۵ھ میں حکیم عبدالجبار خاں اہام پور ضلع بجنور نے ۱۳۱۳ھ کی پوچھے کہ کیا سید پر

دوزخ کی آگے قطعاً حرام ہے اور وہ کسی بد اعمال کی پاداش میں دوزخ میں جا ہی نہ گے گا؟ آل

فاطمہ کا مخصوص اعزاز و امتیاز کی حضرت فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعہ سے ہے

کیوں کہ جناب سیدہ موصوفہ سیدہ کوئین ﷺ کی صاحبزادی ہیں یا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکریم کی ذات خاص کی بدولت یہ رتبہ سادات ہے؟

ان سادات کے جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔

سادات کرام جو واقعی علم الہی میں سادات ہوں ان کے بارے میں رب عزوجل
 کے میدانِ امتحان میں یہ آخرت میں ان کو کی نہ کا عذاب نہ دیا جائے گا حدیث
 میں ہے ان کا فطرہ اس کے نام ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی تمام ضروریات کو
 ناپ کر مقرر کیا ہے ۔

۱۰۰۰ حدیث میں ہے ۔

سواء المؤمنین من علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے فرمایا اسے فطرہ
 رضی اللہ عنہما نہ لگے عذاب نہ ہوگا نہ تیری ، اللہ میں کی ۔

(۲) میرے مومنین مومن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما اور اسی میں قریش ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کا ہاں فعل ہے ہاں یہ ثواب انھیں ہے سعادت سادات ۔ املو ہاں ان کے لئے نہیں یہ
 ثواب ہے ۔ قول زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ہے ۔

فاخر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے انکار ہے سب ان لوگوں نے اپنے باپ کی طرف نسبت
 کی جاتی ہیں ، اللہ تعالیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے لئے میں ان کا باپ ہوں مخلص

(۳)

۳۳۶ھ میں ایب استنشاہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ سادات بنی فاطمہ علیہا
 الصلوٰۃ والسلام میں سے کوئی شخص خواہ وہ کوئی شرب رکھتا ہو ، دیتے ہی اٹھاں کا ہو ، نہ روزِ
 سے بڑی ہے ۔ اس سے متعلق آں قبل کی جو چیز اور اے قدس ہو اس سے مطلع فرمائیے ۔ اس سے
 جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔

"سید کوئی شرب رکھتا ہو یہ غلط بہت وسیع ہے آج کل بہت شرب صریح کفر و ارتداد
 سے ہیں جیسے قادیانی ، نیچری ، رافضی ، وہابی ، چکڑالوی ، یونہدی وغیرہم ۔ جو
 شرب رکھتا ہو ہرگز یہ نہیں ہاں سلامت ایمان کے ساتھ اٹھاں کیسے ہی ہوں
 اللہ عزوجل سے رحمت امید ، شکی یہ بھی ہے کہ جو اس کے علم میں یہید میں ان سے

اصلاً کسی افادہ پر کچھ مواخذہ نہ فرمانے، اسی باب میں اور احادیث بھی وارد ہیں کہ
ذریعہ بتول زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) عذاب سے محفوظ ہے۔ "ملخص" (۵)

۳۳۴ھ میں یہ برکت علی بریوی لکھتے ہیں: "ہم نے سوال کیا کہ کیا یہ صحیح الذنب
سید نہ کہتا بلکہ اس نے ناجائز پیشہ وروں (مرثی وغیرہ) سے مثال دینا کیسا؟ اور اس مثال دینے
والے کے پیچھے نماز جاہل یا نہیں اور یہی بات قیام کرنے والا گمراہ بد مذہب ہے یا نہیں؟"
اس کے جواب میں اہل امام احمد رضا محدث بریوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"اسی سیدی بات قیام کی نسبت حرام ہے، صحیح حدیث میں ہے چھ شخص میں ہن پر میں
سنة اعت کی، اللہ ان پر لعنت کرے اور ان کی ماقبول ہے، ازالہ بعد

- (۱) ایسا وہ جو کتاب اللہ میں پٹی طرف سے پتھر بڑھائے۔
- (۲) اور اس کے جو خیر و شر بہت حد تک تقدیر سے ہونے کا انکار کرے۔
- (۳) قیام و میر کی اولاد سے اس چیز میں جس سے اللہ نے حرام کیا۔

﴿تین اشخاص مزید یہ ہیں:-﴾

- (۴) بہر کسی عزت کا منصب، ایسا جبکہ اللہ نے اسے ذلیل کیا ہو اور کسی صاحب عزت کو
ذلیل کرنا جبکہ اللہ نے اسے عزت دی ہو۔

(۵) اللہ نے جو حرام کیا ہو اسے حلال کرنے والا۔

- (۶) میری سنت (حریقہ) و پیوڑے، اللہ۔ (جامع الصغیر، ص ۲۸۶)۔

اور ایک حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں ﷺ کہ:-

جو میری اولاد کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا

حرام یا جیسی ہے۔

جو کسی کو "مولویا" یا "سید کو" امیر اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے اور اس میں
شک نہیں جو سیدی کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ بھٹک کافر ہے، اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ
نکاح و اور جو یہ شہور ہو اگرچہ اقلیت نہ معلوم ہو، اسے باطل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح الذنب نہیں

اگر شراب کا قذف کا جامع ہے تو صاف کہیہ رہے اور ایسے لیے والے (۸۰) کوڑوں کا سزاوار اور اس کے بعد اس کی ہوا ہی ہمیشہ کو مردود اور اگر شراب قذف نہ ہو تو سزاوار ہوا ہجرتی ایذا اسے مسلم ہے اور باوجود شرعی ایذا اسے مسلم حرام قطعی، رسول اللہ ﷺ مانتے ہیں کہ

جس نے ہجرتی شرعی کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے

ایذا دی، اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی، اور حین باللہ تعالیٰ و متدقن علم۔" (۶)

۱۳۳۶ھ میں ان قسم کا استفتاء آپ کی خدمت میں پیش آیا۔

(۱) جو لوگ یہ وہاں کو کلمات بے ادبانه کہہ رہے ہیں اور ان کے مراتب کو نیال نہیں کرتے بلکہ کلمہ فقیرانہ کہہ رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

(۲) حضور ﷺ نے دوبارہ محبت و محاورات کے لئے کچھ ارشاد فرمایا ہے یہ نہیں؟

(۳) اور جو لوگ سیدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے یہ محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟

(۴) ایسا جا۔ میں دوسو لوی صاحبان تشریف رکھتے ہیں ایسا ان میں سے سید ہیں تو مسلمان

کے صدر بنائیں؟

جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی عالیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

(۱) سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کو تین حرام بدعہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی

عالم کو مولا یا کسی سید کو میر و اربابہ فقیر کہہ کر ہے، رسول اللہ ﷺ مانتے ہیں کہ۔

جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین عتوں سے خالی نہیں یا تو

منفق ہے یا حرام یا حیضی بچہ، بلکہ علماء انصار و عرب سے تو وہ مراد ہیں جو گمراہ و

بد دین نہ ہوں اور سادات کرام کی تعظیم ہمیشہ جب تک ان کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچے

کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں نسب منقطع ہے جیسے نجری، قادیانی، وہابی، غیر مقلد،

دیوبندی اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض۔

(۲) محبت آل اطہار کے بارے میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ ہے۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ إِنَّ كِبَارَ اللَّهِ تَعَالَىٰ مُسْلِمَانِ كَادِرِينَ

ہے اور اس سے محروم ناہی، خارجی، جنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ مگر محبت صادقہ نہروافضل کی
 ی محبت کا یہ جنہیں ائمہ اطہار فرمایا کرتے تھے، خدا کی قسم تمہاری محبت ہم پر عار ہوگی،
 اطاعت عامہ، اللہ ورسول کی پھر ہمارے دین کی ہے اصل اطاعت اللہ ورسول کی ہے،
 علامہ دین ان کے احکام سے آگاہ پھر ان کے مسید بھی ہو تو "تور علی نور" امور مباحہ میں
 یہاں تک نہ تشریح ہو نہ کوئی ضرر، مسید فیہ عام ہے، جی احکام کی اطاعت کرے کہ اس میں
 اس کی خوشنودی ہے اور سادات اہل بیت میں نہ حد شرع کے اندر ہو حضور مسید عالم شہ کی
 رضا ہے اور حضور کی رضا، اللہ عزوجل کی رضا۔

(۳) ہاں ہے مہمان اہل بیت کرام کے لئے روز قیامت نعمتیں برکتیں راتیں ہیں حضور اقدس
 ﷺ نے فرمایا کہ۔

اہل بیت کی محبت لازم پڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری
 شفاعت سے جنت میں جائے گا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ
 کسی کو اس کا مثل نفع نہ دے گا جب تک ہمارے حق نہ پہچانے۔

(۴) اگر وہ لوگ عالم دین کی تہذیب العقیدہ اور جس کام کے لئے صدارت مطلوب ہے اس کے اہل
 ہوں تو سید کو ترجیح ہے ورنہ ان میں جو عام علم میں زائد یا سنی ہو اور دونوں علم دین میں
 مساوی ہوں تو جو اس کام کا زیادہ اہل ہو۔ (ملخصاً ۷)

۱۳۳۶ھ میں ہی ضلع سینٹاپور سے ایس۔ سین نے پوچھا کہ، ایک شخص سید ہے لیکن
 اس کے اعمال و اخلاق خراب ہیں اور باعث تنگ و عار ہیں تو اس سید سے اس کے اعمال کی وجہ
 سے تنفر رکھنا اور کسی حیثیت سے اس کی تکریم کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس سید کے مقابل کوئی غیر مثل
 شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ کا آدمی نیک اعمال ہو تو اس کو اس سید پر بحیثیت اعمال کے ترجیح
 ہو سکتی ہے کہ نہیں شرع شریف میں ایسی حالت میں اعمال کو ترجیح ہے کہ نسب کو بیٹا تو جروا۔ اس
 کے جواب میں محبت سادات امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:-

"سیدنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں ان اعمال

کے سبب اس سے شکر نہ کیا جائے، نفس اعمال سے شکر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی
 قلیل فرق ہو کہ حد تک رک نہ پہنچے جیسے تفصیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم
 سیادت نہ جائے گی ہاں اگر اس کی بد مذہبی حد تک پہنچے جیسے رافضی، وہابی،
 قادیانی، نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم مبرم ہے کہ جو یہ تعظیم تھی یقیناً سیادت وہی
 نہ رہی بشریت نے تقویٰ کو فضیلت دی ہے مگر یہ نفس ذاتی ہے، نفس ناب منجانب ہے
 ناب کی فضیلت پر ہے، سادات کرام کی اتباع سے ناب منظر رسید عام ہے، پورے
 اس افضل کتاب کی تعظیم ہر متقی یہ نفس ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں، منور القدر ہے۔
 کی تعظیم ہے۔ ملخصاً (۸)

اہل بیت اور بنی ہاشم پاک و طیب ہیں:

امام احمد رضا محدث بریلوی مایہ امتیازی اہل تحقیقات سے مطابق سادات کرام کو زکوۃ
 دینا ناجائز نہیں، اس موقف کو ثابت کرنے کے لیے آپ نے ایک تحقیق کتاب تصنیف فرمائی
 ہے۔ کتاب کا نام "ازہر الباطن فی حرمت الزکوۃ علی بنی ہاشم" ہے، کتاب میں اس بات پر غور کرتی ہیں
 کہ بنی ہاشم پر زکوۃ لینا حرام ہے اس کے نام میں سے "اہل بیت" سے علاوہ اب و احقر صلی اللہ علیہ وسلم
 چھٹ چھٹ سرائل ایمان کے دماغوں و فہمات و ایمانوں و حلال رہتی ہے۔ اس کتاب میں
 فرماتے ہیں:-

"سادات اور دوسرے بنی ہاشم کو زکوۃ اور یونہی دوسرے صدقات واجبہ فطر نہ وغیرہ
 دینا ہرگز جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال ہے۔ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ سے متواتر حدیثیں ان کی
 حرمت پر، الت کرتی ہیں اور اس حرمت کی علت ان حضرات کی عزت و بزرگی
 ہے، کیوں کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور یونہی دوسرے صدقات واجبہ اس مستعمل پانی
 کی طرح ہیں جو گناہوں کی نجاست و حوٰالے، اور اہل بیت و دیگر بنی ہاشم صاف
 ستھرے، پاک و طیب ہیں، ان کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ وہ اپنے آپ کو
 ایسی چیزوں سے آلودہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد

(۹) کے لئے حلال نہیں۔

۱۳۰۷ھ میں گوندہ سے یہ تین ہیدرمیں حیدرآباد نے دوبارہ جب پوچھا کہ
سوائے تین وزر زوۃ دینا جائز یا نہیں، بہت عداوت متان اپنے ملے میں نہ ہو، مانگتے ہیں
اور میں نے ان کے علم پر پورے جوارہ فاقہ کی یہ مگر میں نے اب تک یہ ہر تہذیب
بار میں آپ یا صوفیہ میں ہے اس کے جواب میں حیدرآباد فقیر احمد مہام احمد رضا محدث
بریلوی حیدرآباد نے یہ سخت پر نہایت حقانہ اور عامانہ و مجاہدہ جواب رقم فرمایا اس کی
ہر کے لئے سوائے تین ہیدرآباد میں ہے یہاں سے فایہ القبول کی مدد ملے رہتے ہیں۔

"یہ ہون (۵۲) عبارتیں اور تائیں (۲۷) حدیثیں جن کی طرف فقیر نے توجہ
میں، اشارہ یا بعد امدت ہی اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں، سب کی نقل سے ان کے
تعلیل، مستثنیٰ کی، ہانڈہ اسلام شہد اور قیاب نہیں کہ عداوت آرامہ کی باشم
پر زوۃ یقیناً حرم نہ نہیں لینا چرند ان کے، زوۃ ابو قاس میں نہ ہو
چھ حاصل نہیں اور اس کے جواز پر فتویٰ دینا محض غلط و باطل اور حلیہ نعمت جہد
قابلیت فحاش سے ماری و ماطل یہ معلوم نہیں کہ علم کے سامنے ایسے فاقہ کی
نہایت یہ سخت القہر شاہ کے ہیں، رہا یہ کہ پھر اس زمانہ پر آشوب میں حضرات
مہارت کبر مرد موات یوں کہ، اقوال (یعنی میں لہتا ہوں) بڑے مال والے
ار اپنے اس مالوں سے بطور نذر و ہدیہ ان حضرات حلیہ کی خدمت نہ کریں تو ان کی
سے عداوتی ہے۔ دو وقت یا کریں جب ان حضرات کے جد اکرم ﷺ کے سوا
ظاہر کی آنکھوں کو بھی دیکھی جاوے گی نہ ملے گا، یہاں پر نہیں آتا کہ وہاں جو انھیں کے
صدقہ میں انھیں کی سرکار سے عطا ہوا ہے، فقیر یہ چھوڑ کر پھر وینے ہی خالی ہاتھ زیر
زمین جانے والے ہیں، ان کی خوشنودی کے لئے ان کے پاک مبارک بیٹوں پر
اس کا ایک حصہ صرف کیا کریں کہ اس سخت حاجت کے دن اس جواد کریم رؤف
رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بھاری، انعموں عظیم اکراموں سے مشرف

خاندان رضا اور احترام سادات :-

مولانا حسین رضا خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں :-

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا خاندان سادات کی عزت و عظمت سے اُسے مدت سے مشہور ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کے مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ راز نہ غور نظر پرچہ کرسدات کرام و محلہ کی خیریت معلوم کرنے اور سلام عرض کرنے جایا کرتے تھے ان سے اس معمول میں کسی مجبوری ہی سے فرق پڑتا تھا، یہ خاندان نجیب بھی سادات رزم کا محب خاندان تھا، ان کے اخلاق کریمہ یہ جلوہ لیتے تھے کہ ان کی رسول میں خون رسالت ہے اور سارا خاندان حسین و حمیل خوبصورت اور خوب سیرت تھا، مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ کے بعد مولانا تقی علی خاں علیہ الرحمہ بھی اسی خاندان سے وابستہ رہے ہر تقیہ میں ہر دعوت میں وہ اپنے یہاں سادات کرام کو ضرور شریک کرتے تھے اور ان کا اعزاز ہی حصہ سب سے، لیکن ہوتا تھا۔ (۱۱)

کلام رضا میں محبت سادات کے عناصر :-

کشتہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو سادات کرام سے محبت و عقیدت اپنے خاندان سے ورثہ میں ملی تھی یہی وجہ ہے آپ حب رسول اور حب اہل بیت میں نہ صرف سرشار بلکہ حب اہل بیت میں غم گشتہ و وارفتہ بھی تھے آپ کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ محبت اہل بیت عظام کے عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر یہاں چند اشعار ہی پراکتفا کیا جائے گا درج ذیل اشعار میں سادات کرام سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں فرماتے ہیں :-

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو بے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

کیا بات رضا اس چنستان کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول
 ہم تمہارے ہونے کے پاس جائیں صدقہ شہزادوں کا رمت کیجئے
 معدوم نہ تھا مایہ شاہ ثقلین اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذات حسین
 تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے آہے سے حسن بنے ہیں آہے سے حسین
 محبت سادات امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ اپنے مشہور زمانہ سلام میں نہایت
 عقیدت و بجز و نیاز کے ساتھ اہل بیت عظام پر اس طرح سلام پیش کرتے ہیں ۔

پارہ ہائے تحفہ غنیچہ ہائے قدس اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
 آبِ تمکیم سے جس میں چوٹ ہے اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
 حضرت شہداء و ائین خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان میں نذرانہ
 عقیدت یوں پیش کرتے ہیں :-

خونِ خیرِ ابرسل سے ہے جن کا نمیہ ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
 اس بتوں جگر پارہ مصطفیٰ جگہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
 جس کا آنکھل نہ دیکھا مہر نے اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
 سیدہ زاہرہ، طیبہ، حبیہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 نواسہ رسول خدا ﷺ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے اوصاف کمالات پر اپنی عقیدت

کے پھول یوں نچاؤر کرتے ہیں :-

وہ حسن مجتبیٰ سید الانبیاء راکب دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
 اوج مہر ہدی موج بحرِ ندی روحِ روح سخاوت پہ لاکھوں سلام
 شہدِ خوار لعابِ زبانِ نبی چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
 نواسہ رسول خدا، حضرت امام حسین شہید کربلا علیہ السلام کی خدمت میں سلام نیاز یوں پیش
 کرتے ہیں ۔

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا بے کس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دو درج نجف مہر برج شرف رنگ دوئے شہادت پہ لاکھوں سلام
حضرت موالائے کائنات علی المرتضیٰ شیعہ خدا رحم اللہ وجہ انگریز کی شان میں اب کشائی

اس طرح کرتے ہیں:-

مرتضیٰ شیر حق الشیخ الفجین ساتھی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسل صفا وجہ وصل خدا باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
اولین دافع اہل رفض و خروج چار می رکن ملت پہ لاکھوں سلام
شیر شیر ذن شاہ خیر شکن پہ تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
ماہی رفض و تفضیل و نصب و خروج حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام
تمام سادات گھرانے پر سلام محبت یوں ہیں -

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
فخر السادات حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ سے امام احمد رضا علیہ
الرحمہ کی محبت و عقیدت اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے حضور غوث الاعظم علیہ الرحمہ کی شان میں کئی
قصائد لکھے ہیں جو مشہور و معروف ہیں چند اشعار ملاحظہ ہوں -

حرم طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھتا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا
ہیں پشت پناہ غوث اعظم کیوں ڈرتے ہو تم رضا کی سے
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیا تیرا اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے نکوا تیرا
تجھ سے درود سے ملک اور ملک سے ہے نہ نہ و نسبت میری گردن میں بھی ہے دور کا دورا تیرا
اس نشانی کے جو ملک میں نہیں رہے جاتے حشر تک میرے گلے میں رہے پتا تیرا
تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے پیا سا تیرا

سورج انگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
رکار بخدا علیہ الرحمہ سے استعانت و استدعا یوں فرماتے ہیں۔

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
دوبائی یا محی الدین دوبائی بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث
نسبت قادریت پر یوں ناز فرماتے ہیں:-

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے
شہور زمانہ امام میں بارگاہ غوث اعظم علیہ الرحمہ میں سلام محبت یوں پیش کرتے
ہیں:-

غوث اعظم امام اتقی والقی جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
قطب و ابدال و ارشاد و رشد المرشاد محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام
مرد خیل طریقت پہ بے حد درود فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام
جس کی منبر ہوئی گردن اولیاء اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
امام اہل محبت محدث بریلوی علیہ الرحمہ اپنے مشائخ و اہل کرامات و راجہ کی خدمت میں
نیاز مند انہ سلام یوں پیش کرتے ہیں:-

سید آل محمد امام الرشید گل روض ریاضت پہ لاکھوں سلام
حضرت حمزہ شیر خدا و رسول زینت قادریت پہ لاکھوں سلام
نام و کام و تن و جان و حال و مقال سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
نور جاں عطر مجموعہ آل رسول میرے آقائے نعت پہ لاکھوں سلام
زیب سجادہ، سجاد نوری نہاد احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام
"شجرہ عالیہ قادریہ برکاتیہ" کی ابتداء میں ائمہ اہل بیت اطہار سے اپنی نیاز مندی اور

عقیدت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:-

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کرنا مشکل کشا کے واسطے کر بائیں رو شہید کر بلا کے واسطے
سید سجاد صدقہ میں ساجد رکھ مجھے علم حق ۱۰۔ باقی ہم بدی کے واسطے
صدقہ صادق کا تصدق صادق الامام کر ب غضب رنجش نہ اٹھ اور رضا کے واسطے
اللہ تعالیٰ سے اپنے مشائخ اہل علم کے واسطے سے "حب من بیت النبی" کی دولت یوں
لے لیتے ہیں۔

حب اہل بیت دے آں محمد کے لئے لر شہید متقی مزہ پیشوا کے واسطے
اپنے پیروم شد حضرت آل رسول مارہوی حدیہ الزمرہ کا واسطے لر "خادم آل
رسول اللہ" بننے کی تمنا یوں ظاہر فرماتے ہیں:-

۱۱۔ جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر حضرت آل رسول متقی کے واسطے (۱۲)

امام احمد رضا اور احترام سادات:-

محب سادات امام احمد رضا محدث بریلوی حدیہ الزمرہ ایک شفاء کے جواب میں
سادات اہل کرام" سے اپنی غامی اور نیاز مندی کا نظہران انظار میں فرماتے ہیں:-

"یہ فقیہ ذیل مجاہدہ تعالیٰ حضرات سادات لر سکا "آلی خادم" کا کیا ہے۔ ان کی محبت و
عظمت، راجعہ بہت و شفاعت جانتا ہے، اپنی تابوں میں پھاپ چکا ہے کہ سید ار
بد مذہب بھی ہو جائے اس کی تعظیم نہیں جاتی جب تک بد مذہبی غفلت نہ پہنچے ہاں
اگر بعد کفر سیادت ہی نہیں رہتی پھر اس کی تعظیم حرام ہو جاتی ہے اور یہ بھی فقیر بارہا
فتویٰ دے چکا ہے کہ کسی سید سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لئے ہمیں اپنے ذاتی
علم سے اسے سید جاننا ضروری نہیں جو لوگ سید کہلائے جاتے ہیں ہم ان کی تعظیم
کریں گے ہمیں تحقیقات کی حاجت نہیں نہ سیادت کی سند مانگنے کا ہم کو اہم دیا گیا
ہے اور خواہی بخواہی سند دکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو برا کہنا مطعون کرنا ہرگز
جائز نہیں الناس امناء علی انسابہم (لوگ اپنے نسب پر امین ہیں) ہاں
جس کی نسبت ہمیں خوب تحقیق معلوم ہو کہ یہ سید نہیں اور وہ سید بنے اس کی ہم تعظیم

نہ کریں گے نہ اس سید نہیں گئے اور مناسب ہوگا کہ ناواقفوں کو اس کے فریب سے
 مطلع کر دیا جائے۔ یہ خیال میں ایک حکایت ہے جس پر میرا عمل ہے کہ ایک
 شخص کی سیدت انجمن، انھوں نے فرمایا میں سید ہوں کہا کیا سند ہے تمہارے سید
 ہونے کی رات کو زیارت اقدس سے شرف ہوا کہ معرکہ حشر ہے یہ شفاعت خواہ
 ہوا، اعراض فرمایا ال نے عرض کی میں بھی حضور کا امتی ہوں فرمایا کیا سند ہے
 تیرے امتی ہونے کی؟ (۱۳)

زیارت حسین ثلاثین کے دوران امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ
 الرحمہ کی کافی قدر منزلت کی بناء پر حضرت مولانا سید محمد عید مغربی علیہ الرحمہ آپ کے علم و فضل
 اور تقویٰ و طہارت سے متاثر ہو کر حسب رواج عرب سلسلہ کام میں مخاطب کے وقت "یا سیدی"
 فرمایا کرتے تھے بظاہر یہ ولی ایسی بات نہیں کہ اس مخاطب سے شرمندی محسوس کی جائے مگر امام
 احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے جذبہ عشق نے اس بات کو بھی گوارا نہ کیا اور اس سید زادے
 کے قدم تاز پر علم و فضل کا تاج بچا اور کرتے ہوئے فرمایا۔

"شیخ الدلائل حضرت مولانا سید محمد عید مغربی (علیہ الرحمہ) کے الطاف کی تو مدہی
 نہ تھی اس فقیر سے خطاب میں "یا سیدی" فرماتے، میں شرمندہ ہوتا، ایک بار میں
 نے عرض کی، حضرت سید تو آپ ہیں فرمایا واللہ سید تو تم ہو میں نے عرض کی میں
 سیدوں کا غلام ہوں فرمایا یوں بھی تو سید ہوئے نبی ﷺ فرماتے ہیں مولی القوم
 منهم (قوم کا غلام آزاد شدہ انھیں میں سے ہے)۔ اللہ تعالیٰ سادات کرام کی سچی
 غلامی اور ان کے صدقے میں آفات دنیا و عذاب قبر و عذاب حشر سے کامل آزادی
 عطا فرمائے آمین" (۱۴)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو فخر السادات حضور غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر
 جیلانی النورانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حیرت انگیز حد تک محبت و عقیدت تھی، آپ تادم زیست بغداد
 شریف، مدینہ شریف اور کعبہ شریف کی جانب پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھے۔

محبت غوثیت سے لبریز ایک واقعہ محدث عظیم ہند سید محمد محدث چنگو چھوٹی علیہ الرحمہ کی
زبانی سنئے:-

"مجھے کار قتا پر گانے سے پہلے خود کیا رہ روپ کی شیرینی مگالی اپنے چنگ پر مجھ کو
بٹھا کر اور شیریں رہ کر فتنہ غوثیہ پڑھ کر دست کرم سے شیرینی ٹھوکتی تھا فرمائی
اور حاضرین میں بھی تقسیم کا حکم دیا کہ چنگ اعلیٰ حضرت چنگ سے اللہ سے
ہوئے سب حاضرین کے ساتھ میں بھی ہوا ہو کیا کہ شہید کی شہید صحت سے
ندر تشریف لے جائیں لیکن حیرت بالائے حیرت یہ ہوئی کہ علی حضرت زمین
پر الزوں بیٹھ گئے کچھ میں نہ آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، میں تو یہ دیکھ کر تعجب کرنے
والے کی غفلت سے شیرینی کا ایک ذرہ زمین پر گر گیا تھا اور اعلیٰ حضرت اس ذرے
کو نوک زبان سے اٹھا رہے ہیں اور پھر اپنی نشست گاہ پر بدستور تشریف فرما ہوئے
اس واقعہ کو دیکھ کر سارے حاضرین سرکار غوثیت کی عظمت و محبت میں ڈوب گئے اور
فاتحہ غوثیہ کی شیرینی کے ایک ایک ذرے کے تہک ہو جانے میں کسی دوسری میل
کی حاجت نہ رہی، اب میں سمجھ کہ بار بار مجھ سے جو فرمایا گیا کہ چنگ نہیں یہ سب
کے بعد امجد کا صدق ہے وہ مجھے خاموش کر دینے کے لئے ہی نہ تھا اور نہ صرف مجھ کو
شرعاً اتنا ہی تھی بلکہ حقیقت اعلیٰ حضرت غوث پاک کے ہاتھ میں چوں قلم در
دست کاتب تھے جس طرح کہ غوث پاک، سرکار دو عالم ﷺ کے ہاتھوں میں چوں
قلم در دست کاتب تھے ملخصاً (۱۵)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کو اپنے مشائخ سادات مارہرہ سے بھی انتہائی
عقیدت و محبت تھی۔ صاحبزادہ سید محمد امین برکاتی نبیرہ خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آل رسول برکاتی
قدس سرہ فرماتے ہیں:-

"اعلیٰ حضرت اپنے مرشدان عظام کا اس درجہ ادب ملحوظ رکھتے تھے کہ مارہرہ کے
انٹیشن سے خانقاہ برکاتیہ تک برہنہ پا پیدل تشریف لاتے تھے اور مارہرہ سے جب

جو مخطیہ پیام لے کر بریلی جاتا "حجام شریف" فرماتے اور اس سے لے لھانے کا
 خوان اپنے سر اقدس پر رکھ کر لایا کرتے تھے۔" (۱۶)

امام اندر خان حضرت بریلوی علیہ السلام کو سادات کرام کی ولی بنیاد میں بھی بے چین
 نہ رہتے تھے اس وقت تک آرمند بریلوی صاحب تہذیب و ادب کے وہ مہتمم نہ رہتے تھے۔
 ملک انعامیہ صاحبہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ:

جس زمانہ میں اعلیٰ حضرت کے اوقات مدہوی مغربی موت جس میں اب خانہ دیا
 تعمیر ہو رہا تھا، حضرت اعلیٰ حضرت کے قدیمی آبائی مکان میں جس میں حضرت
 مولانا ابن رضا خان صاحب برابر اعلیٰ حضرت کے متعلقین تشریف رکتے
 تھے، قیام فرماتھیں اور اعلیٰ حضرت کا مکان مراد آباد یا تھا کہ یہ وقت رات
 مزدوروں کا اجتماع رہتا، ان طرح لڑکی مہینہ تک وہ مکان مراد آباد رہا جن صاحب
 اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریکی کی ضرورت پڑتی تھی پہنچے تو یہاں رہتے جب وہ
 اب خانہ مکمل ہو گیا، مستورات صاحبہ، ستور سابق اس مکان میں پہلی آئیں،
 اتفاقاً وقت یہ ایک سید صاحبہ پہنچیں پہلے تشریف لے گئے تھے اور اس مکان کو
 مراد آباد پایا تھے پھر تشریف لے گئے اور اس خیال سے کہ وہاں مراد آباد ہے بہ تکلف
 اندر چلے گئے، جب نصف آٹھن میں پہنچے تو مستورات کی نظر پڑی جو زمانہ وہاں
 میں خانہ داری کے کاموں میں مشغول تھیں، انہوں نے جب سید صاحبہ کو دیکھا تو
 حیرت کر اٹھ، اچھ پڑہ میں ہوئیں ان کے جان کی آہٹ سے جناب سید صاحبہ
 کو حکم ہوا کہ یہ مکان زمانہ ہو گیا ہے، مجھ سے سخت غلطی ہوئی جو میں چلا آیا اور
 ندامت کے مارے سر جھکائے واپس ہونے لگے کہ اعلیٰ حضرت دکن طرف کے
 مسابان سے فوراً تشریف لائے اور جناب سید صاحبہ کو لے کر اس جگہ پہنچے جہاں
 حضرت تشریف رکھ کرتے اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے اور سید صاحبہ کو
 بٹھا کر بہت دیر تک باتیں کرتے رہے جس میں سید صاحبہ کی پریشانی اور ندامت

اور ہو، پہلے تو سید صاحبِ نفث کے مارے خاموش رہے پھر معذرت کی اور اپنی اہلی خاہری کی مجھے زمانہ مکان ہونے کا کوئی سم نہ تھا، اہلی حضرت نے فرمایا کہ حضرت یہ سب تو آپ کی باندیاں ہیں آپ آقا اور آقا زادے میں معذرت کی کیا حاجت ہے میں خود مجھتا ہوں حضرت اطمینان سے تشریف رکھیں، غرض بہت دیر تک سید صاحب کو وہیں ٹھہرا ان سے بات چیت کی، پان گلوایا، ان کو کھلایا، سب دیکھا۔ سید صاحب سے چہرہ پر آثارِ ندامت نہیں ہیں اور سید صاحب نے اجازت پوچھ لی، ساتھ ساتھ تشریف لائے اور باہر سے پھٹک تک پہنچا کر ان کو رخصت فرمایا۔ ۱۰۰ سالہ بوس ہو کر رخصت ہوئے عجب اتفاق کہ وہ وقت مدرسہ کا تھا اور رحم اللہ خان نام بھی بازار گئے ہوئے تھے، کوئی شخص باہر کمرہ پر نہ تھا جو سید صاحب کو مکان کے زمانہ نہ جانے کی خبر دیتا، جناب سید صاحب نے اس واقعہ کو خود مجھ سے بیان فرمایا اور مذاق سے کہا کہ ہم نے تو سمجھا کہ آج خوب پے مرنے والے پٹھان نے وہ موت و قدر کی کہ دل خوش ہو لیا واقعی سب رسول ہو تو ایں ہو۔" (۱۷)

دوسرا واقعہ بھی اس سے کم نہیں :-

ایک سید صاحب بہت غریب، مفلوک الحال تھے سرت سے برسہ ہوتی تھی، اس لئے سوال یہ سرت تھے مگر سوال کی شان عجیب تھی جہاں پہنچے فرماتے، دلو اور سید کو ایک دن اتفاق وقت کہ پھٹک میں کوئی نہ تھا، سید صاحب تشریف لائے اور سیدھے زمانہ دروازہ پر پہنچ کر صدائے دلو اور سید کو اہلی حضرت کے پاس اسی دن اخراجات ملے یعنی کتاب کاغذ وغیرہ دلو اور سید کے لئے دو سو روپے آئے تھے جس میں نوٹ بھی تھے انھنی چونی میسے بھی تھے کہ جس کی ضرورت ہو صرف فرمائیں، اہلی حضرت نے آفس بکس کے اس حصہ کو جس میں یہ سب روپے تھے، سید صاحب کی آواز سنتے ہی ان کے سامنے لا کر حاضر کر دیا اور ان کے رو بروئے ہوئے کھڑے رہے، جناب سید صاحب دیر تک ان سب کو دیکھتے رہے اس کے بعد ایک چونی

لے لی، اعلیٰ حضرت نے فرمایا، حضور یہ سب حاضر ہیں، سید صاحب نے فرمایا مجھے اتنا ہی کافی ہے، الغرض جناب سید صاحب ایک چوٹی لے کر بیٹھی پر سے اتر آئے اعلیٰ حضرت بھی ساتھ ساتھ تشریف لائے، پھر ٹک پر ان کو رخصت کر کے خادم سے فرمایا، یتیم سید صاحب و آئندہ سے آواز دینے، صدائگانے کی ضرورت نہ پڑے، جس وقت سید صاحب پر نظر پڑھے فوراً الیک چوٹی حاضر رہے سید صاحب کو رخصت فرمایا، لڑو جن اللہ و بحمدہ تعظیم سادات ہو تو ایسی ہو" (۱۸)

مولانا مولوی مفتی محمد ابراہیم صاحب فریدی نے صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں، حضرت سیدنا سید شاہ مہدی حسن میاں صاحب سجادہ نشین سرکار کلاں مارہرہ تشریف کی روایت سے تحریر فرمایا کہ صاحب سجادہ نے فرمایا:-

جب میں بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت خود کھانا لاتے اور ہاتھ دھو کر، جب دستور ہاتھ دھواتے وقت فرمایا، حضرت شاہزادہ! انگلی اور چھلے مجھے، جسے "میں نے فو ا" اتار کر دے دینے اور وہاں سے بھینک چلائی، بھینک سے واپس مارہرہ آیا تو میری بیٹی فاطمہ نے کہا کہ ابا، بریلی مولانا صاحب سے یہاں سے پارسل آیا تھا جس میں چھلے اور انگلی تھے، یہ دونوں طائی تھے۔ مولانا میں تحریر تھا "شہزادی صاحبہ یہ دونوں طائی اشیاء آپ لی ہیں۔" یہ تھا اعلیٰ حضرت کا سادات اور بیزاروں کا احترام،

جزاۃ اللہ تعالیٰ خیر العزاء۔ (۱۹)

پھر صاحب سجادہ شاہ مہدی حسن میاں کے یہ طائی انگلی تاجاڑتھی بلکہ طائی اشیاء تو مردوں پر حرام ہیں، اعلیٰ حضرت نے حکمت عملی سے کام لے کر گھر میں شہزادی صاحبہ کے لیے بھجوا دیں کوئی اور عالم ہوتا تو شاید اس طرح مخاطب ہوتا کہ

"آپ کو پتہ نہیں آپ فعل حرام کا ارتکاب کرتے ہیں یہ طائی انگلی اور چھلے آپ کے لیے نہیں ہیں"

لیکن یہ محبت سادات ہیں کبھی سید کو یہ نہیں کہیں گے کہ تم حرام کام کرتے ہو لیکن یہ نہیں

کہ حق تبلیغ بھی ادا نہ ہو۔ امر یا معروف اور نہی عن المنکر پر عمل بھی ہو گیا اور سید صاحب کی شان میں گستاخی بھی نہیں ہوئی۔ ﴿

مولانا مولوی سید شاد ابویہ ایمان محمد عبدالمنان قادری چشتی فردوسی علیہ الرحمہ ایک خط بنام ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ میں لکھتے ہیں۔

"مجھ فقیر کو بھی ۱۳۳۹ھ کے موسم بہار میں بریلی شریف جانے کا اتفاق ہوا، جناب مولانا مولوی قاضی رحمہ اللہ صاحب علیہ الرحمہ مدرسہ مدرسہ نے مجھے اعلیٰ حضرت کی خدمت فیض ورجت میں پہنچایا، آپ کی زیارت نے تمام وصال فقیر پر یہ ثابت کر دیا کہ جو کچھ بھی آپ کی تعریفیں ہوتی ہیں وہ اہم ہیں، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو جب معلوم ہوا کہ یہ فقیر سادات سے بہت آپ نے بڑی عزت بخش پھر اخلاق کا یہ عالم کہ دو دن مجھے آپ کے اخلاق بریمانہ نے روک رکھا اور ان دنوں میں اس فقیر نے بہت کچھ فووض و برکات حاصل کئے پھر رخصت ہوتے وقت خاص کرم فرمایا کہ کچھ نقد روپے جو والد آباد کی آمد و رفت میں صرف ہو سکتے ہیں بلکہ کچھ زائد ہی تھے مرحمت فرمائے، فقیر نے پہلے تو انکار کیا لیکن اعلیٰ حضرت نے یہ فرمایا کہ یہ تو آپ کے گھر کے عنایت کردہ ہیں، اسے لے لیجئے تو فقیر نے وہ رقم لے لی۔ ملخصاً (۲۰)

جناب سید ابوب علی رضوی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ:-

بعد نماز جمعہ پھاٹک، میں (اعلیٰ حضرت) تشریف فرما ہیں اور حاضرین کا مجمع ہے کہ شیخ امام علی صاحب قادری رضوی مالک ہوٹل رئیس کریم بمبئی کے برادر خورد مولوی نور محمد صاحب کی آواز جو بسلسلہ تعلیم و تہذیب آستانہ تھے، باہر سے قاعدت علی قاعدت علی پکارنے کی گوش گزار ہوئی، انھیں فوراً طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سید صاحب کو اس طرح پکارتے ہو، کبھی آپ نے مجھے بھی نام لیتے ہوئے سنا، مولوی نور محمد صاحب نے عداوت سے نظر نیچی کر لی، فرمایا تشریف لے جائیے اور آئندہ اسے اس کا لحاظ

رکھیے۔" (n)

ساتھ ہی یہ حدیث بھی فرمایا:-

”جس نے غوث پاک قدس سرہ العزیز کو نہ دیکھا ہو، وہ ہم شکل غوث الاعظم قدس سرہ،

العزیز کو دیکھے۔“

اس طرح حضرت مولانا سید احمد اشرف شرفی جیلانی علیہ الرحمہ کو خاص طور پر بریلی شریف جوار محل حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اپنی روحانی نورانی محفل کی رونق میں اضافہ فرماتے اور جب مولانا موصوف تائیر فرماتے اور جتنی دیر تقریر فرماتے تھے اسی حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اتنی دیر باتھ باندھتے اور تقریر ختم فرماتے، اسی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے کہ:-

”ان کی تقریر کے دوران مجھے سرکار مدینہ ﷺ کے بار میں کھسک کر نہری نصیب ہوتی ہے، مزید فرماتے کہ حضرت مولانا سید احمد اشرف شرفی علیہ الرحمہ صحیح المنہج آل رسول ﷺ، عرفانی اور رسول ﷺ ہیں لہذا اپنے ہاتھ کی تعریف جس قدر ان کے منہ سے اچھی ملتی ہے، اس تعریف ہوتی ہے وہ سنی اور سنی نہیں ہوسکتی۔“ (۲۳)

اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ کے حکم کے بعد اسی حضرت علیہ الرحمہ نے یہاں ملاقات کرام میں ہاتھ نافذ ہوتا تھا، ملاقات کرام کے حکم کے بعد اسی حضرت علیہ الرحمہ بوساوت تعمیل حکم کے کوئی چارہ کار ہی نہ ہوتا تھا۔ یہاں یہ واقعہ تحریر کرتا، جنہیں سے خالی نہ ہوگا کہ:-

”اسی حضرت قبد علیہ الرحمہ نے ایک بار کھانا چھوڑا اور صرف ناشتہ پر قناعت کی اس میں بھی کوئی اضافہ منظور نہ فرمایا، سارے خاندان اور ان کے احباب کی کوشش رائیگاں آئی۔ سید مقبول صاحب کی خدمت میں نو محمد حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آج دو مہینے ہونے کو آئے کہ اسی حضرت نے کھانا چھوڑ دیا ہے، ہم سب کوشش کر کے تھک گئے ہیں، آپ ہی انھیں مجبور کر سکتے ہیں، اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہماری زندگی میں انھیں یہ ہمت ہوگئی ہے کہ وہ کھانا چھوڑ بیٹھیں۔ ابھی کھانا تیار کر آتا ہوں اور لے کر آتا ہوں، حسب وعدہ سید مقبول صاحب ایک نعمت خانہ میں کھانا لے کر خود تشریف لائے، اسی حضرت قبد علیہ الرحمہ نے یہاں ملاقات

تھے، سید صاحب کی اطلاع پاتے ہی باہر آ گئے، سید صاحب سے قدم بوس ہوئے، اب بات چیت شروع ہوئی، سید صاحب نے فرمایا، میں نے سنا ہے کہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا ہے، اعلیٰ حضرت نے عرض کیا کہ میں تو روز کھاتا ہوں، سید صاحب نے فرمایا مجھے معلوم ہے جیہاں آپ کھاتے ہیں، اعلیٰ حضرت نے عرض کیا کہ حضور! میرے معمولات میں اب تک کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ میں اپنا سب کام بدستور کر رہا ہوں، مجھے اس سے زیادہ کن ضرورت نہیں معلوم ہوتی تو سید صاحب قبلہ برہم ہو گئے اور کھڑے ہو کر فرمانے لگے، اچھا تو میں کھانا لے جاتا ہوں، کل میدان قیامت میں سرکار دو جہاں کا دامن پکڑ کر عرض کروں گا کہ ایک سیدانی نے بڑے شوق سے کھانا چکایا اور ایک سید لے کر آیا مگر آپ کے احمد رضا خاں (علیہ الرحمہ) نے کسی طرح نہ کھایا، اس پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کانپ گئے اور عرض کیا کہ میں قیامِ حکم کے لئے حاضر ہوں، ابھی کھائے لیتے ہوں، سید صاحب قبلہ نے فرمایا اب تو یہ کھانا تم جب ہی کھا سکتے ہو، جب یہ وعدہ کرو کہ اب عمر بھر کھانا نہ چھوڑو گے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمہ نے عمر بھر کھانا نہ چھوڑنے کا وعدہ کیا تو سید قبلہ نے اپنے سامنے انھیں کھایا اور خوش خوش تشریف لے گئے۔ (۲۳)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے سادات کرام کی خواہشات کے سامنے ہمیشہ تسلیم خم کیا۔ جب بھی کسی سید زادے نے کوئی فرمائش کی تو آپ نے ذرہ بھر بھی تاخیر گوارا نہ فرمائی بلکہ فوراً قیام کی۔ مواءنا شاہ ناما میں قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔۔

"ایک مرتبہ مواءنا سید محمود بن صاحب علیہ الرحمہ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت سوانہ منے دست بستہ کھڑے ہو گئے، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا، کیوں سید صاحب کیا کوئی خدمت ہے میرے لائق؟ سید صاحب نے فرمایا، کیا عرض کروں، ایک سوال ہے، کیا آپ پورا فرمائیں گے؟ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا، اگر میرے امکان سے باہر نہیں ہو گا تو انشاء اللہ

ضرور پورا کروں گا، سید صاحب نے فرمائش کی کہ میں آپ کے دست مبارک سے صفحہ ۲۲ پر کپڑا آغون کے لئے چاہتا ہوں، اسی حضرت علیہ الرحمہ نے مستورات سے فرمایا، حضرت سید صاحب نے اس وقت میں آپ کی فرمائش جلد ہی پوری کر دوں گا اور پھر تصحیح ہوتے ہی اسی حضرت علیہ الرحمہ نے ۲۲ پر سفید لٹھا سید صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔" (۲۵)

حضرت سید محمد حسن بریلوی کی یہ تاریخ و زیارت کے بارے میں نہایت ہی محبت آمیز انداز میں ایک کتاب رقم فرمائی۔ اس کی وضاحت کتاب کے آغاز میں ہی فرمادی۔ اس سے بھی محبت سادات کی خوشبو مہلک رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد حسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا قادری غفرلہ سے فرمایا ۱۰ اشوال کو میرا ارادہ حج ہے بہت لوگ جاتے ہیں، حج کا طریقہ اور سفر کے آداب لکھ کر چھاپ دیں، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجاب یہ چندہ طور تحریر ہوئیں، امید ہے کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھی یوں نفع پہنچائے۔ آمین" (۲۶)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر مولانا سید وجاہت رسول قادری مدظلہ راقم کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

"عمدہ محترمہ سیدہ حسنہ بیگم روایت کرتی ہیں کہ جب احقر کی جدہ محترمہ سیدہ نذیری بیگم بریلی شریف اسی حضرت علیہ الرحمہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوتی تھیں تو ان کی آرزو ہوتی کہ پیر کے گھرانے کی خواتین کی خدمت کی جائے، پیر کے گھر میں جا رو بہ کشتی کی سعادت حاصل کی جائے۔ لیکن ان کی یہ آرزو کبھی پوری نہ ہو سکی کیوں کہ اسی حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ اور آپ کے بعد حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کا اپنے گھر والوں کو یہ حکم تھا کہ یہ سید زادی ہیں۔ خبردار ان سے کوئی خدمت نہ لی جائے بلکہ یہ ہماری خدمت میں، ان کی خدمت کی

جائے اور نئے آرام و آسائش کا پورا پورا خیال رکھ جائے، چنانچہ جدہ محنت مدد علیہ
ازمدہ کے بقول جتنے آرام و آسائش سے وہ اپنے پیغمبر شد کے گھر میں راتیں تنے
کبھی اپنے گھر میں بھی نہ رہیں۔" (۲۷)

امام احمد رضا اور سادات فخریہ، الہ آباد:-

مولانا شاہ خالد میاں فخری مدظلہ خاندان فخریہ سے اعلیٰ حضرت مدظلہ کے
گہرے روابط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
احسن، عقد بانو میں نے اپنے والد ماجد مولانا شاہ فخری علیہ الرحمۃ سے سنا وہ یہ بت
کہ:-

۱۹۳۰ء میں حضرت فخر احمد (شاہ محمد فخریہ علیہ السلام) کا وہ سال ہوا وہ شدید
رہی کا زمانہ تھا، میں خانقاہ کے اس عہد میں جو خدمت کیا جاتا ہے وہ رہا تھا، ایک
دن کسی نے آکر دیا کہ کوئی بزرگ جن کے ساتھ چند آدمی ہیں حضرت فخر العلماء
کے حصار پر فاقہ پڑھ رہے ہیں۔ وہ پہر کا وقت تھا میں بنیان مرئی پہنچے ہوئے لیڈر
تھا، انھیں میں اٹھ رہا تھا کہ اسے آدمی نے آکر بتایا کہ بائیل کے مورخا احمد رضا
خان صاحب تشریف لائے ہیں میں فوراً اراکیل چھتہ لے کر ان حالات
سے باہر نکل پڑا، چونکہ حدو چند بنیام زرے تھے اور حصار پر سایہ کے لئے ابھی
کوئی انتظام نہیں ہوا تھا، میں نے یہاں کہ اعلیٰ حضرت سخت دھوپ میں عالم
استغراق میں تھے فاقہ پڑھ رہے ہیں، میں نے چھتہ کھال کر سایہ کر لیا، جب
اعلیٰ حضرت فاقہ پڑھ کر فارغ ہوئے، مجھے یہ خبر کرانے لگے اور سنا کہ انھوں نے
کیا ارشاد فرمایا، فرمایا شاہد میاں اقیامت میں اگر مجھ سے پوچھا گیا کہ ایک سید زادہ
تیرے سر پر چھتہ گا کر کھڑا تھا اور تجھے خبر نہ تھی تو میں کیا جواب دوں گا؟ پھر فرمایا،
اچھا شاہد میاں! یہ وعدہ کرو کہ جب آفتاب کی تمازت بھیجے پگھلا رہی ہوگی، اس
وقت بھی اسی طرح میرے سر پر سایہ کروگے؟ پھر خانقاہ شریف میں تشریف لائے

اور چپے نش فرمائی، میرے والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کا یہ ارشاد
اسلام رسالت کے اس بندہ کا نہیں رہے ہو، اس کے لئے کہ آپ نے قلم سنبھالی

میں موجود تھا۔" (۲۸)

احمد رضا کی دستا رسید زادو کے پائے ناز پر

سید زوہد کی امتحان پر تہنیت میں شائستگی و زیب گلہ کرنے کا عقد دیدار اظہار
حضرت عینید بغدادی عالیہ رحمہ اللہ تبارق کے شائستگی میں تاقیہ بین ناہنسی اور ارشاد فرمادی تھیں کہ
ایک مہر و رسید زوہد کے کاندھے پر ساری بریٹے کے بعد نہ مت و شرماری کا انداز اور اس
ناہستہ جرم کے زائد کا منظر ہمارا احمد رضا عالیہ رحمہ اللہ دیکھ کر قلب نے نہ دیا یہ کہ وہ۔ یہ بیان
افروز اور ناقابل فراموش وقہر میں تھریں مہر و شہادت داری صاحب مدظلہ (برادر بھتی حضرت
صدر الشریعہ علامہ امجد علی عظمیٰ قدس سرہ، خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کے قلم سے ملاحظہ
فرمائیے۔

امام اہل سنت کی ساری سے پائی دروازے پر گامی کی تھی تینوں
مشتقان دیدار تھیں جن سے تھے، انھوں نے قریح ہو کر پڑنے کے زیب تن فرمائے
تمامہ باندھا اور حجامانہ وقار سے ساتھ بہت شریف سے چیمہ خانہ سے فضل متبوی
کی سرن پھوٹ رہی تھی، شب دیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا۔
طعت جہاں کی دل شئی سے مجمع پر ایک رقت غنیہ سے خودی کا عالم طاری تھا تو
پروانوں کے جھوم میں ایک شمع فیروزاں مسکرا رہی تھی اور مندلیبان شوق کی انجمن میں
ایک گل رہتا تھا، ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے سوار کی تک پہنچنے کا موقع ملا۔

پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پائی اٹھائی، آگے پیچھے داہنے
بائیں نیاز مندوں کی بھیلے ہمراہ چل رہی تھی۔

پانگی لے کر تھوڑی دور رہی چلے تھے کہ امام اہل سنت نے آواز دی۔

"پانگی روک دو۔"

صبر سے مخاطب پڑھی رکھائی تھی، پتہ نہ چلے، مجمع بھی نہیں رکا۔
 انظر اب اس حالت میں بہت تشریف لے جاؤں جو اپنے قریب بایا، مگر چلی
 ہوئی آواز میں دریافت کیا۔

"آپ لوگوں میں کوئی آل رسول تو نہیں ہے؟"

اپنے جدِ اعلیٰ کا واسطہ بچ بتائیے۔

میرے یہاں تو ایک سال پہلے ہی فوت ہو چکا ہے۔
 ان میں سے ایک سال میں سے ایک شخص کے چہرے کا تعلق ہو گیا۔
 پیشانی پر خیرت لکھی ہوئی تھی۔
 سب سے پہلے ان کی طرف اشارہ کیا کہ ان کے پاس ایک چہرہ لکھی ہے۔
 کے انگ انگ سے آشکار تھے۔

کافی ایک سال میں رہنے کے بعد کٹر ہو گیا۔ وہ اپنی زبان کے لیے
 مقرر ہے کہ میرا ہوتا ہے، اس وقت پتہ نکل پڑا کہ آپ نے میرے بعد اس
 کا اٹھا ہے۔ میری زندگی کا یہ سب سے بڑا شرم ہے۔

کچھ دنوں میں ان میں سے ایک مساجد میں اس کی موت ہو گئی۔ آپ
 کی مشروبات میں سے۔ اس کا خون نہیں ہوتا۔ اس کے آل میں سے
 کے انہیں ہے۔ ان میں سے ایک، ہر روز وہ ایک ہی جگہ آتی ہے۔

چند مہینے سے آپ کے اس شرم میں آیا ہوں، کوئی بات نہیں جانتا کہ اسے کیا
 فریاد معاش بناؤں۔ پائی گئی ہے، اس سے رابطہ قائم کر لیا ہے، ہر روز میرے
 ان کے مہینہ میں آکر بیٹھ جاتا ہوں، ورثہ مولا اپنے جس کی مددوری کے لیے لڑا ہے

بچوں میں لوٹ جاتا ہوں۔ ابھی اس کی بات تمام نہ ہو پائی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار
 تاریخ کا یہ حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ امام کے ایک مقتدر راہِ مکی، اس کے
 قدموں پر رکھی ہوئی تھی، وہ دیر سے ہوئے۔ انہوں نے اس کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا

کر رہا تھا۔

مغزِ شہر، امیریِ استغنی معاف کرو، علمی میں یہ فہم سرزد ہوئی ہے۔
بالے منصب ہو لیا جن کے نقش پا کا تاج میرے رہا ہے۔ ہر عمارت ان
کے ہاندھے پر میں نے سواری کی، قیامت لے لی اس میں رہا ہے۔ پوچھ لیا کہ
خدا رضا کیا میرے فرزندوں کا دوش تازین کی لے تھا کہ وہ تیری ماری کا رہو
انھوں نے قیاس یا جو بوس گا۔ اس وقت بھرے میدانِ شش میں سے ناموس
عشق کی کتنی بوی رسوائی ہوگی؟

آہ اس بہ ناک تصور سے کلیجہ شق ہوا جا رہا ہے۔ نیت و من کا بیان ہے کہ
اس طرح ایک عشقِ نیمہ روٹھے ہوئے محبوب کو من تا تب، باطل ہی انداز میں
وقت کا عظیم امتحان اس کی منت و سماجت سنا رہا ہے، نہ جتنی آنکھوں سے
عشق کی تاز براریوں کا یہ رقت انگیز تماشا دیکھتے رہے۔

یہاں تک کہ لی ہار زبان سے معاف کرو دینے کا قرار دینے کے بعد مابقی
سنت نے پھر اپنی یہ آخری التجائے شوق پیش کی۔

پہلے راہ عشق میں خونِ بھر سے زیادہ وجہات و ناموس کی قربانی عزیز ہے اس
سے شعوری کی اس تصویر کا کفارہ جب ہی ادا ہو گا کہ بے تپائی میں بیٹھ کر
اسے اپنے کاغذ پر اٹھاؤں۔

اس حق پر جذبات سے تلاطم سے لوگوں کے دل میں گتے فوراً ترے فضا میں
چھینیں بند ہو گئیں۔ ہزار نکار کے باوجود آخر سید راہ کو عشقِ خونِ نیک کی ضد چوری
کرنی پڑی۔

آہ وہ منظرِ ستارقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہل سنت کا جلیل القدر امام
کباروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم و فضل، جب و دستار اور اپنی عاصیہ شہت کا سارا
اعزاز خوشنودیِ حبیب کے لئے ایک مکنا مزدور کے قدموں پر شکر کر رہا تھا۔

شعوتِ عشق کا یہ بیان افروزِ نظارہ دیکھ کر چہروں کے دل پھٹل گئے، گدہ رتوں کا غبار
 مچھٹ گیا، ہفتا کی دکانوں میں کی مرہٹوں کو پھر مان لینا پڑا کہ اس رسالے کے ساتھ اس کے دل
 کی مقیدیت و خاص کا یہ مہم ہے۔ رسالے کے ساتھ اس کی وارثی کا اندازہ من کا کتاب ہے، اہل
 اسراف و تقویت کے حلقے میں ہونی چاہی نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سب پر یہ رسالہ ہر حال سے
 تاجوں کے خلاف ہر منہ کی برائی قطعاً حق بجانب ہے۔

عشق ہے جس نے دیوانے کو اب کوئی نہیں منسا فہمیشہ
ہا یہ میرین ہا ستارے نے کسی بی بی کی پیداوار نہیں۔

نہیں کہہ سکتے ہیں کہ موت قتل گلی سے نہیں بچتی ہے کیا اور کہا ہے (۲۹)

تاجدارِ معرفت حضرت پیر، سید محمد مظاہر اشرف، اشرفی الجبلی مدظلہ کی زبانی

ایک ایمان افروز واقعہ سماعت فرمائیں۔

اسی حضرت مجدد، این مدت حضرت مولانا امام احمد رضا خان قدس سرہ بریلی
نے اس محلہ میں قیام پذیر تھے ان محنت میں ایک سید زادہ رہتے تھے جو شب
بوش کرتے تھے اور اسی حضرت نے اس عمل سے سخت متنفر تھے، ایک مرتبہ اسی
حضرت بریلوی زمرۃ المدحیہ نے اپنے گھر پر کوئی تقریب منعقد فرمائی اور اس
تقریب میں محنتی تلامذہ کو مدعو کیا لیکن ان سید زادوں کو مدعو نہیں کیا تقریب
نہتم، مٹی ورتا مہمان اپنے حرم کو چلے گئے، اسی رات اسی حضرت نے خواب
دیکھا کہ ایک دریا کے کنارے میرے اور آپ کے بلکہ سب کے آقا و مولیٰ سلطان
الانبیاء علیہ السّلام جٹھ خلیفہ کپڑے دھو رہے ہیں تو اسی حضرت جب قریب
آئے اور چاہا کہ وہ خلیفہ کپڑے حضور ﷺ سے لے کر خود دھو دیں تو سرکارِ دو عالم ﷺ
نے فرمایا احمد رضا اتم نے میری اولاد سے کنارہ کشی کر لی ہے اور اس طرف منہ تک
نہیں کرتے جب وہ قیام پذیر ہے لہذا میں اس کے گندے کپڑوں سے خود غلاظت
دور کر رہا ہوں بس اسی وقت اسی حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کی آنکھ کھل گئی اور بات

بھیج میں آئی کہ یہ کس طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اعلیٰ حضرت نے وقت اپنے گھر سے گٹھنوں اور ہاتھوں کے بل پٹل کران بیدار اس کے اور اسے پتہ شریف لائے اور اعلیٰ حضرت بریوی نے ان کے پاؤں پٹڑے چھو معافی کے بعد گارہوئے۔ سید صاحب نے اعلیٰ حضرت کو جب اس حال میں دیکھا تو متعجب ہوئے اور کہا: مولانا! یہ کیا حال ہے آپ کا اور یوں مجھے کھارو شرمندہ کرتے ہیں۔ تو اعلیٰ حضرت نے اپنے خواب کا قصہ اس سے ارفادیا اور فرمایا:

میں صابزادہ ہمارے ایمان اور اعتقاد کی بنیاد ہی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے فدائے نہ ووالہا نہ محبت کی جائے۔ اور اگر کوئی بد بخت محبت رسول خدا سے جاری ہے یا انکاری ہے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکتا کیوں کہ اللہ اپنے حبیب سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرے، وہ کافر و کاسر ہے۔ خارج ہے۔ اور جب میں نے مرزا ایمان و اعتقاد کو اسی طرح دیکھا و فرماتے تھے: مجھے اپنی معافی دے دے۔ ورنہ حال علیہ احمیۃ التسلیم کی۔ کار میں شرمندہ ہونے کی جیسا ایک صورت نظر آئی کہ آپ کی خدمت میں اپنی کبھی کی لٹھی کی معافی مانگوں اس طرح حاضر ہوں کہ آپ کو معاف کرنے میں کوئی عذر مانع نہ ہو جب یہ صاحب نے اعلیٰ حضرت سے ان کے خواب کا حال سنا اور اعلیٰ حضرت کی غفلت کی توفور گئے۔ لے ندر کے اور شراب کی تمام بوتلیں لا کر اعلیٰ حضرت کے سامنے گلی میں پھینک دیں اور کہا کہ جب ہمارے نانا جان نے ہماری غلاظت صاف فرمادی ہے تو اب کوئی وجہ نہیں کہ یہ امر انجاست اس گھر میں رہے، اور اسی وقت شراب نوشی سے توبہ کر لی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جو ابھی تک ان کے دروازے پر گٹھنوں کے بل ہڑے تھے ان کو اٹھایا اور ایک طویل معافہ کیا، گھر کے ندر لے گئے اور حسب حالت خاطر مدارت کی۔ (۳۰)

احترام اولاد و سادات :-

محققین میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے روایتِ مسلم کے احترام میں بھی جنی ان کے قتل و قنات کا ماحول، امیر و غریب، نیک و بد، چھوٹا بڑا، تیار کھڑے ان کے خلاف جہاد میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے ہر سید زاد کے لئے ساتھ نیاز مند کی کا رہنما و سادات کے جنی آپ کی محبت و عقیدت اور احترام قبل و بعد ہے۔

یہ صاحب نے کہا ہے کہ سید کے لڑکے کے باپ شہر کو یا ملازم ہو یا بی بی یا بیوی نہ مت بیانا۔ اس کا جواب ہے کہ یہ نہیں" جواب میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ذیل خدمت کے لئے بیانا یا نہیں نہ اسی خدمت پر اسے ملازم ہونا چاہیے
وہ اس خدمت میں نہیں اس پر ملازم رکھ لیتا ہے جس شہر میں وہ بھی نہیں
عرف و معروف شہر میں اسے ملتا ہے اور اسے مارنے کے مطلق امتیاز
کرے" (۳۱)

اس طرز کی شخص نے یہ چاہا کہ یہ لڑکے کو اس کا ساتھ دیا، رہتا ہے یا نہیں
اس کا بھی سبب روایت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے الہیت ہی نصیحت فرود جواب
عنایت فرمایا ملاحظہ فرمائیے :-

"قاضی جو حد و حد یہ قائم کرنے کے لئے اس کے سامنے اس کی سید پر حد ثابت
ہوئی تو باوجود اس کے کہ اس پر حد و حد لگا لگا کر اس کو علم ہے کہ نہ
اس کے لئے حد نہ کرے بلکہ اس میں یہ حد رکھ لے کہ شہر اس کے لئے جو میں کچھ لگائی
ہے اسے صاف کر رہا نہیں تو قاضی اس پر سزا دینا فرض ہے اس وقت یہ علم نہ بنا ہے
معلم چہ رسد" (۳۲)

یہ حد و حد کا شہر میں اس کے سامنے اس کی سید پر حد ثابت
ہوئی تو باوجود اس کے کہ اس پر حد و حد لگا لگا کر اس کو علم ہے کہ نہ
اس کے لئے حد نہ کرے بلکہ اس میں یہ حد رکھ لے کہ شہر اس کے لئے جو میں کچھ لگائی
ہے اسے صاف کر رہا نہیں تو قاضی اس پر سزا دینا فرض ہے اس وقت یہ علم نہ بنا ہے
معلم چہ رسد"

خدمت میں نہ ہو، عرض کی کہ سید کا مکان بستی یا نہ رہتا، تو قرآن کی جاسکتی ہے فرمایا۔
 معذرت کیا فرماتے ہیں سید زہرا، سرورِ عالم، حضرت زینبیںؓ میں پر عرض کی تو پھر نہیں پڑھے گا
 بائیں رستہ کا فرمایا۔ جب مجھ کو جانے کو یہ نیت کرنی چاہئے۔ شہداء کے
 پاؤں میں مٹی کی تھالی کے ساتھ لے کر، میں نے یہ لکھ کر لیا کہ (۳۳)

محدث اعظم ہند سید محمد کبیر چھوٹی علیہ الرحمہ کا واقعہ۔

محدث اعظم ہند سید محمد کبیر چھوٹی علیہ الرحمہ کا واقعہ۔
 میں تشریف لے گئے یہ واقعہ پر میرے تشریف آقا صاحبزادہ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ
 الرحمہ نے جو طریقہ اختیار فرمایا، بتائی، آپ اور ہمارے عاشقین کی خدمت کے لئے ہے۔

محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ ہی کی زبانی سنئے:-

ہمارے بچے کے باب میں بریلی میں حضرت ابو القاسم میرے مدرسہ میں آٹھ سال
 کے ہوئے وہ بھی مہذب تھے شہر کے مغربیہ میں بازارِ مرتضیٰ کا گھر وہاں کے
 وہاں سے پہنچتا رہا۔ بعد کے دن لی فرصت میں پیٹھ پر سپنا لروں بعد کا من آیا
 مسجد میں سب سے آخری صف میں تھ نماز پڑھ لی تو مجھے دریافت فرمایا کہ کہاں
 ہیں میں بریلی کے کے بائیں یا تھیں تھ، ایک اور بچہ کا منہ دیکھنے کے یہاں
 تھ کہ اسی حضرت خواجہ نے ہوئے، درباب مسجد پر مجھ کو بیٹھ لیا جو مسے سے اٹھ
 کر نصف آخر میں آکر مجھ کو مصافحہ کے لوازمات سے زیادہ کا ارادہ لیا تو میں تھرا کر
 گر پڑا، علی حضرت پھر مصحف پر تشریف لے گئے اور من اور نوافل اور فرمانے لگے۔
 چنانچہ بعد نماز بعد مرتضیٰ کا قصد کیا، پانچ گھنٹے کی خوش بختی بھی پانچ دانے
 سے کہا بھی نہ تھا کہ ہر طرف سے سامنے آئے، مجھ کو جو بیدار دین پڑا اب
 پانچ دانے کی دکان کے سامنے تھ، ابونہی میرا اشارہ ہو گیا، مصافحہ کی برکت
 نے سارا پرہیز ختم کر دیا، سارا لکھنوی اندر ہمیشہ کے لئے قرب ہو گیا (مخلص) (۳۴)

عاشقِ رسالت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی جنی سات کرام کے

بچوں کو اپنے بچوں سے منیں محمد بنو سے ہیں چوں جیسا ہی پیر فرماتے تھے۔

جناب سید یوسف علی رضوی حلیہ احمد کا بیان ہے ۔ یہ مسلمان ملعونہ سوتھیں
فروخت یا رتے تھے ان نے انصاف (علی الحقت) نے پتھر سے وہ سوتھیں خرید فرمایا
برادر مرقدت علی شب کے وقت جامہ کے اوپر آنے سے تو انصاف نے قہر مت علی
نے رشاد فرمایا : ہاں تپوں پر پچھنے میں جو بندہ ہو اور صاحب کس سے یہ یہ
پوچھیں انصاف نے انصاف سے : ہاں میں نے مریم کی طرف بڑھتے ہیں پتھروں
پر انصاف نے بڑھتے ہیں اور ہاں کے بڑھتے ہیں پتھروں پر انصاف نے بڑھتے
ہیں اور ہاں کے بڑھتے ہیں اور ہاں کے بڑھتے ہیں پتھروں پر انصاف نے
یہ پوچھنے کا ارادہ میں نے انصاف سے یہ : ہاں یہ ملعونہ سوتھیں ہیں میں نے ان کی
زبان سے پتھروں سے جو ہے جس پر انصاف نے ہر شے جمعہ صحتی ہے فرمایا شریکیا
بات ہے جیسے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مصطفیٰ رضوان اللہ علیہ (علیہ السلام) کی بات
میں پوچھ لیا : ہاں آپ نے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
تقریر مرقدت علی نے علیہ السلام کے بارے میں (۳۵)

مولانا منور حسین سیف الاسلام صاحب کہتے ہیں :-

[illegible]

ہوں میں؟ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ میرے محنت مہید صاحب کے صاحبزادے ہیں جو حضرت میں شہر محمد پٹی بھتی رحمۃ اللہ علیہ کے چہیتے مرید تھے۔
 بخدا مجھ کو یہ معلوم بھی نہیں تھا جو اعلیٰ حضرت نے فرمایا آؤ آؤ شفیق رسول نے جذبات اس قدر غائب تھے کہ وہ کی چیز سے نہیں لانے سے مخالف تھے کیا مجھے جو اس قدر پیار و محبت سے آواز ملتا تھا کہ وہ باقیوں میں سے کہ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت پٹی بھتی صاحب علیہ الرحمۃ کے مرید تھے اور یہ تھے آؤ آؤ بیدار تدریست کا حال اعلیٰ حضرت کے رامیں رامیں پر اس قدر غائب تھا کہ اس کو اس کو حیرت ہی ہوتی تھی۔

سادات کرام کے بچوں سے رویہ:-

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سید صاحب کو ملنے میں آہا کر دیا تھا۔ یہ دن ان کا تین چار سال کا بچہ چلیٹے چلیٹے بچوں کے ساتھ دروازے کے سامنے آیا اور تین بار آیا۔ اعلیٰ حضرت تینوں بار قظینا تھے ہوئے تو ان کے ماموں زاد بھائی شہید ارخان صاحب بہت دینیہ اور ادبی پیر کی رعایت اب وہ صورت والے تھے بچے تو کیا بڑے بھی ان کو دیکھ کر رجات تھے۔ وہ انھیں دروازے پر جا کر تھے ہوئے تو سارے بچے ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رو کر فرمایا کہ:-

اے بھائی کیا آپ نے سید زادے صاحب کو دروازے سے بنا دیا ہائے میں قیمت میں حضور اکرم ﷺ کے قدم مبارک کیسے چوم سوں گا؟ ملخصاً (۳۶)
 جناب سید ابوب علی رضوی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ:-

ایک ام عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لئے کاشانہ قدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سید زادے ہیں لہذا گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادے ہیں کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو حاضر کی جائے جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطور نذرانہ پیش ہوتا رہے

چنانچہ سب رشاقہمیل ہوئی رہی پیچھے عرصہ بعد وصال کے بعد ہی تشریف
لے گئے۔ (۳۷)

اولاد رضا اور احترام سادات:-

نبیہ الاسلامیہ حیدر رضا اور سادات کرام:-

"اسی خاندان تمام آفتاب است"

حیدر رضا بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، حیدر رضا محدث بریوکی علیہ السلام کا سارا
خاندان بریوکی میں رشاقہمیل آفتاب آپ کے دونوں صاحبزادوں سے امام عمامہ محمد
حیدر رضا بن علیہ السلام، مفتی مظہر ہند محمد مفتی رضا بن علیہ السلام سے اپنے فدی کی
اور خاندان کے دونوں نے امام سید "کاشانہ رضیہ" کا شاندار منہج، یہ اپنے والد علی امام رضا محدث
بریوکی علیہ السلام کی طرف سے دونوں نے سادات کرام سے اپنی محبت و عقیدت میں کوئی کمی نہ آنے
دی۔

مولانا عبدالحق رضوی مدظلہ لکھتے ہیں:-

نبیہ الاسلامیہ حیدر رضا بن بریوکی علیہ السلام اپنے ہم عصر علماء سے نہ صرف
محبت کرتے بلکہ ان کا احترام بھی کرتے تھے سادات کرام خصوصاً امام مظہر
مخدومزادگان سے سامنے بچھ جاتے تھے، اپنے اقربان و حریفان کا احترام
کرتے تھے حضرت اثری میں بچھ چھوٹی علیہ رحمۃ سے آپ و بڑی نیت تھی
اور دونوں میں تھے اور سہرے مراحم بھی تھے ان کو آپ ہی نے "شہید غوث اعظم"
کہا آپ ہر جلسہ اور خصوصاً بریلی تقریبات میں ان کا بہت شاندار تعارف کرتے
تھے۔ محدث اعظم ہند علیہ رحمۃ سے بھی اچھے مراحم تھے ملخصاً (۳۸)

جنت الاسلامیہ حیدر رضا بن بریوکی علیہ السلام ایک البانی منقبت "ذریعہ النجا"
(۱۴۱۰ھ) جو ۱۸ شعرا پر مشتمل ہے سیدی آل رسول احمد مارہروی علیہ الرحمۃ کے عرس سہرا پاقدس

کے موقع پر بریل شریف میں جب پڑھی گئی تو آپ نے مددگار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے منقبت سن کر جتے الاسلام و طیب فیہ را اپنے سینے سے لایا اپنی رضا و عطا سے نواز دیا ایک بار پھر "حامد منی انامہ حامد" کی تصدیق فرمائی اس منقبت کا یہ مصرعہ "آل رسول" کی محبت میں دوبارہ ہوا ہے چند اشعار سے یہاں تازہ کیجئے۔

ما دمن سے بچائے آل رسول	من دمن ہوں رضائے آل رسول
حق میں مجھ کو گمائے آل رسول	مجھ کو حق سے ملائے آل رسول
میری آنکھوں میں آئے آل رسول	میرے دل میں سمائے آل رسول
تو ہی فدائے آل رسول	قدر سمو سمائے آل رسول
یہ تقرب ملے نوافل سے!	ہوں حبیب فدائے آل رسول
ہاتھ پاؤں ہو آکھ کان ہو وہ	عقل بھی ہو فدائے آل رسول
یا الہی برائے آل رسول	دل میں بھر دے ولائے آل رسول
سر سے قربان تجھ پہ آنکھوں سے	آنکھیں سر سے فدائے آل رسول
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم مادرہ	دل کی کلیاں کھلائے آل رسول
بھینے بھینے سی مست خوشبو سے	دل کی کلیاں بسائے آل رسول
نیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے	صدقہ حامد رضائے آل رسول (۳۹)

علامہ مولانا محمد منشا شاہ قسوری اشرفی مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

ایک بار حضرت جتہ الاسلام جنہیں اعلیٰ حضرت اشرفیہ میں نے خلافت و اجازت سے بھی نوازا تھا، ان کا کچھوچھو شریف حاضری کے لئے جانا ہوا۔ آپ کے لئے سادات اشرفیہ نے آرام و سکون کے لئے الگ کمرہ کا اہتمام فرمایا اور خدمت کے لئے حضرت صاحبزادہ سید شاہ مجتبیٰ اشرف کو مقرر کیا۔ حضرت حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی اشرفی گجراتی (علیہ الرحمہ) جوان دنوں مدرسہ جامعہ اشرف میں صدر المدرسین کی حیثیت سے فرائض انجیم دے رہے تھے، فرماتے ہیں

یہ اس لیے جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے جہاں چہو رکھو قدمِ نوحِ اظہر
 تمہارے کرم کا ہے نوری بھی پیاسا عینِ مہر سے جس کو بھی غمِ نوحِ اظہر (۴۱)
 مولانا عبد المجتبیٰ رضوی مدظلہ لکھتے ہیں:-

۱۹۷۹ء واقعہ ہے کہ گرمی کی دوپہر میں ایک خاتون ایک بچہ کے ساتھ قادیانہ میں
 کے آئیں گاؤں نے بتایا کہ حضورِ منقشِ ہند علیہ السلام آ رہے ہیں مگر
 انھیں قادیانہ کی خت نہ دے سکی۔ انھوں نے جہولیاں کد کھولیں جہاں ان کے
 ہوں اور بجھتے ہی ذیل ہو گئے مگر حضرت کے پاس کسی وجہ کی بہت نہ تھی

باغراہِ حقان اپنے بچہ سے بونیس چلو بیٹے یہ کیا معلوم تھا کہ اب یہاں
 سیدوں کی باتیں نہیں سنی جاتیں نہ معلوم حضرت نے کیا کیا اور کیا کیا کیا
 کر کا جلدی باؤ شہزادی کہیں تاراض نہ ہو جائیں۔ انھیں رکت یا لیا یا
 حضرت کے پاس گیا حضرت نے نام پوچھا اس نے تاپا حضرت نے اس پر ہاتھ
 محبت و محبت کے ساتھ نکھایا پیار سے سر پر ہاتھ پیرے سیب مکہ راہِ ہند پر
 ان کے آگے تکتے منقش ہونے سے حال معلوم کر کے انھیں اس وقت قادیانہ میں رہا
 میں یہ بہرہ رکھ لیا کہ دھوپ ختم ہو جائے تب جانے دیا، اس کے بعد رات میں
 کی نہ کرنا۔ (۴۲)

علامہ سید محمد ریاست علی قادری مدینہ منورہ (بانی دارہ تحقیقات امام احمد رضا ریسرڈ

کراچی) لکھتے ہیں:-

ایک دفعہ واقعہ ہے کہ عرسِ رضوی کے موقع پر ایک غریب سید صاحب جو بھی
 ہونے لگے، راجہ نوس بھی باتیں کرتے تھے شریف لکھنؤ کا بھی بھگتے چہے
 ہاں نادو منتظمین نے کہا کہ ابھی تین دن پہلے یہ سید صاحب سید علی علی میں حضرت
 نقی اظہر ہند کی خدمت میں جانے لگے تھے۔ ان کے گھر والے کسی طرح وہ
 مفتی اعظم ہند کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور فرمایا: اے سید صاحب، اب مجھے کھانا

نہیں آتے۔ میں بتوا ہوں، سید بھی ہوں۔ یہ سنتا تھا کہ حضور مفتی اعظم ہند
 نے فوت ہوئے اور سید صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس تخت پر بٹھالیا، اب بٹائی
 آنکھوں سے فرمایا۔ حضور سید صاحب پہلے آپ ہی کو کھانا ملے گا یہ سب آپ ہی کا
 سب وہ سید صاحب بہت خوش ہوئے اور حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے جناب
 صاحب علی خان صاحب با بر فورہ ہدایت فرمائی کہ سید صاحب ملے جائے اور ان
 کو موجودی میں لائے۔ یہ اور سب سے پہلے کھانا ان کو دیجئے یہ تک فرمایا تو
 سب صاحب یہ کیا تھا سید صاحب اترے ہوئے نکلے اور کہنے لگے میں مجھے

پچاننے والے پہچانتے ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ وجہ یہ معلوم ہوتا کہ ان کے گھر میں کوئی سید آیا ہے تو
 بہت خوش ہوتے۔ میں (سید محمد ریاست علی قادری) اپنے بریلی کے قیام کے دوران جب بھی
 آپ کا یہ صلہ اترنے یا آپ نے مجھے بھی اپنے پانکٹی میٹھے نہیں دیا بلکہ اپنے پاس بٹھاتے
 اور میرے بڑے صاحبزادے سید محمد اویس علی واپس اپنے پاس بلا کر بہت ہی پیار فرماتے تھے۔ (۴۳)
 مولانا سید ابابکر رحمت قادری مدظلہ راقم کے نام ایک خط میں مفتی اعظم ہند علیہ
 الرحمہ کا ایک ایمان افروز، قدیوں تحریر فرماتے ہیں۔

"نیرۃ حضور غوث شعلین نقیب الشراف سیدنا شیخ طاہر علاؤ الدین قادری القیادی
 علیہ الرحمہ مامونہ فی میں جب ۱۹۵۵ء (غالباً) میں بریلی شریف پہنچے تو ریلوے
 اسٹیشن پر آپ کے استقبالیوں کے لئے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ پایادہ ایک جم غفیر
 کے ساتھ موجود تھے آپ نے میرے صاحب کو ٹرین سے اترنے کے بعد زمین پر پیر
 نہیں رکھنے دیئے بلکہ رسی پر بٹھا کر تارا گیا اور کرسی کو کندھوں پر اٹھا کر موٹر کار میں
 بٹھایا گیا کندھوں پر اٹھانے والوں میں خود ہندوستان جیسے عظیم ملک کا مفتی اعظم
 جس کے پاک و ہند میں ایک روز سے بھی زیادہ مرید تھے غرض نقیب پایادہ شریف
 تھا۔ پھر اس موٹر کار کے دونوں طرف سے بے بانس باندھے گئے اور استقبالیوں کے

تے آنے والے مسلمانان بریلی کو حکم دیا گیا کہ انہیں تہ مزار اعلیٰ حضرت تک پہنچ
 صاحب کی کارواندہوں پر ٹھہرا کر لے جایا جائے چنانچہ تمام مجمع نے مل کر کارواندہوں
 پر اٹھایا، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ گدھے پر اٹھنے والوں میں سب نے
 اٹھتے تھے، انہیں پیایا، تھے دوران کے ساتھ تمام مجمع جیسا پایا، وہ حضور غوث اعظم
 شیخ مہر قادر جیلانی کے والد کا یہ جنازہ و مہر سس سے پہلے بھی نہ دیکھا
 ہوا۔ (۴۴)

جب حضرت مفتی اعظم ہند مرض موت میں مبتلا تھے، معتقدین و مریدین اور خواص
 آپ کی خدمت میں مصروف تھے۔ آپ نے پالکے میں بیٹھ کر فرمایا کہ آپ لوگوں
 میں مجھے سید کی خوشبو آ رہی ہے۔ سید صاحب نے ہاں سے جواب دیا تو آپ نے فرمایا آپ
 ہمارے خدوم ہیں، آپ شہناہ ہیں۔ آپ نے خدمت میں نہ رہیں۔

پھر آپ نے وصیت میں فرمایا میرا جنازہ کی سیدت پڑھانا۔ جب انہوں
 عقیدت مند حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا جنازہ پڑھنے کے لئے حاضر ہیں،
 حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے قدم بڑھا رہے
 ہیں کہ آواز آئی چھوچھہ مقدمہ کی عظیم شخصیت صاحب سجادہ حضرت سید مختار
 اشرف شرفی جیلانی دامت برکاتہم اعلیٰ یہ تشریف لے آئے ہیں تو حضرت سرکار
 کلاں کی اقتداء میں لاکھوں سنیوں، برہمنوں، اشرافیوں، چشتیوں، قادریوں،
 سہروردیوں، الغرض مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی، جن میں
 ہزار ہا مشائخ عظام، علماء کرام شامل ہوئے اور خاندان سادات اشرافیہ کی عظمت و
 منزلت پر اپنی عقیدت و محبت کی مہر لگادی۔ (۴۵)

نبیرہ اعلیٰ حضرت اور سادات کرام:

مولانا صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری روایت کرتے ہیں کہ۔۔

۱۹۷۶ء میں نبیرہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا منان رضا خان (منانی میاں) ابن

الرحمہ نے جس شان و بان سے سیدوں کا ادب و احترام فرمایا اور سادات کرام کی
تعلیم و توجیہ کے امتداد دیا، تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (۴۷)

اختتامیہ:-

اس امر پر غور کرنے میں ہم ہمدردانہ محادثہ بریلوی علیہ الرحمہ کی تعلیمات و
واقعیات میں طبعیت دیتے ہیں۔ اس امر کے ساتھ نہایت محبت و عقیدت و توقیر و توقیر
ساتھ پیش آنا چاہئے۔ ایسا کرنے کے ساتھ ہم ہمدردانہ محادثہ بریلوی علیہ الرحمہ کے نقش قدم
پر کامزن ہوں گے۔ بعد ازاں اس سے سید احمدی مبین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مبین شیعہ مذہبین حضرت محمد مصطفیٰ
ﷺ کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے رقمطرح کردہ وفاتی آدم میں پیدا فرمایا، حالات و احوال و
سے یاد و توجہ و ایمان و حرم کے رفقاء فرمایا۔ آخر میں اپنی حالت برادری کی خدمت میں بعد
معتزہ کے حضور چند باتیں کرنا ضروری کیا کرتا ہوں۔

صحابہ کرام، مقلین و مقلدین، جو محمد شیعہ صاحب مدظلہ "تذکرۃ الاولیاء" کے حوالہ سے
ماتھے ہیں حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے مجمع کے ساتھ بعد کے نکلے ایک سید
زادہ نے ان سے کہا۔

سے عبد اللہ (علیہ السلام) یہ کیا مجمع ہے؟ انہی میں فرزند رسول (ﷺ) ہوں تیرا
باپ آیا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، میں وہ کام
کرتا ہوں جو تمہارے نانا جان نے آیا تھا اور تم نہیں کرتے اور یہ بھی کہا کہ ب شک
تم سید ہو اور تمہارے والد رسول اللہ ﷺ ہیں اور میرا والد ایسا نہ تھا مگر تمہارے والد
سے علم کی میراث باقی رہی، میں نے تمہارے والد کی میراث لی، میں عزیز اور
بزرگ ہو گیا، تم نے میرے والد کی میراث نہ چاہی۔

اسی رات خواب میں حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ السلام نے حضور ﷺ کو دیکھا
کہ چہرہ مبارک آپ کا متغیر ہے، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ رنجش کیوں ہے؟

فرمایا اتم نے میرے ایک بیٹے پر کھٹ چھٹی کی ہے عبد بن مبارک علیہ الرحمہ جائے
اور اس سیدزادہ کی تلاش میں نکلے تاکہ اس سے معافی طلب کریں۔ اھ اس سید
راوندی بھی دن رات ونواب میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور نبی کے اس سے
یہ فرمایا کہ بیٹا! تیرا ہوتا تو وہ تمہیں یہیں لے آیا ہوتا۔ وہ سیدزادہ بھی جا کا اور
حضرت عبد بن مبارک علیہ الرحمہ کی تلاش میں نکلا۔ چنانچہ دونوں کی ملاقات
بغداد میں ہوئی۔ انہوں نے اپنے اپنے خواب سنا کر ایک دوسرے سے معذرت طلب کر
لی۔ (۴۸)

اس واقعہ کے اگلے چھوٹے سے بہت پتھر زمانہ عبرت و نصیحت سے معمور ہے۔ یہ دور
کائنات آخر مہم بہت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی بہت پر شاہد اور بہت سے باخبر
میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتدوں کی پیڑ پر کھٹ چھٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جب ہے۔ آل رسول
کے ناپائیدار ہونے کے اگلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راض ہوتے ہیں۔

سارے صحابہ کرام کے آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں انہیں من اشمس میں ہمارے جد اعلیٰ
حضرت سیدنا امام علی مقدمہ زمین کے سارے مسکینوں کی کے مدینہ منورہ پہنچوا۔ امد
المعمرہ آجیو، رب و جہاد کیا۔ چنانچہ ان دنوں شایہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ میں پیدا
ہوئے، اھر چھوٹے بچہ بن گئے۔ آپ کے حضور تاج بخش علیہ الرحمہ جو یہ ہے نجات فرما کر ہور
میں رونق فرما رہے۔ سلطان سید شرف جہانگیر منی علیہ الرحمہ امن من اترک فرما کر
پتھر چھڑ میں چھوڑ فرما دیے۔ ایلے بشارت منے جاتے ہیں۔ یہ سب چھوٹے اور صرف
"تبلیغ دین" کے لئے تھا تبلیغ اور صرف ہماری ہمارے تھی جہاں ہاضمی نہایت روشن اور
تابناک ہے۔

آج چھ نہایت پر فتن اور ابتلاء و آزمائش کا دور شروع ہے۔ مدح اہل بیت کا نام لیکن
اصحاب رسول پر تہ بازی۔ مدح صحابہ کی دعوت لیکن کام قدح اہل بیت کا۔ آہ! دین فروشی اور مدح
فروشی۔ ضلالت و گمراہی کا گہرا پاندھیرا۔ اسلامی روایات اور دینی اہمیتوں کی پامالی۔ دین

اور عالم دین کا تسخیر و فتح پر ہیں۔

ان نازک ترین حالات میں ناموس رسالت، آبروئے اہل بیت، عظمت صحابہ، مقام اویہ کی حفاظت، حقائقِ حقہ کی پابائی، اسلامی دل و دماغ کی رکھوالی کون کرے گا، ہاں ہاں خدا را بتاؤ امتِ مصطفیٰ ﷺ کی راستہ نئی کون کرے گا۔ سنو سنو بریلی سے ایک عرصہ دراز سے محبتِ مہارت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی سدا کے انتظار آ رہی ہے۔

مناجنگل رات اندھیری پھل پھل رہی ہے سنے واہو جاگتے رہو پوروں کی رکھوالی ہے سید و ابیدار بنو جاؤ، جاؤ یا کو، دوسروں کو دکھاؤ، اپنے حسب و نسب کا احترام فرماؤ، سید بن کے رہو، نیک اعمال میں ممتاز نظر آؤ، اہل حق و اقدس سے نہ دکھو، اپنے تانا بان کی امت پر رزم چھو، ہاں ہاں سید و اپنے مقدس و پیہو، گھرا ب و مہر کے وارث، حق و صداقت کے علمبردار، عدالت و امامت کے پیشوا، فقر و وریشی کی بنیاد تم ہی تو ہے۔

اے سید و، عدالت کر مہن کی تحریک کو پھر سے زندہ کر دو، وہی عزم و استقلال، وہی تلمیم و رضا، وہی جذبہ شہادت بانی، وہی طاقت طاوت و مہارت اختیار کرو۔

سید ایمان کو سنو اور، مل جو جاؤ اور چھو، تارخ کو دھراؤ۔

یہ رسمِ خانقاہی ہے، غم و انداد، اَلکیرِ نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شہیری

(اقبال)

"احترام خاندان نبی"

۱۴۱۸ھ

شک نہیں اس میں ذرا بھی، اعلیٰ حضرت کا وجود مرکز اوصاف تھا، مجموعہ افضال تھا
کوئی بھی ایسا نہیں ہے شعبہ تحقیق و علم جس میں اس فخر زمانہ کو کمال حاصل نہ تھا
دانش و حکمت سے حصہ اپنے لطف خاص سے مبداء فیاض نے وافر عطا ان کو کیا
یہ زمانے نے کیا ہے خوش دلی سے اعتراف وہ امام نعت گویاں تھے، شہر ملک ثنا
حب محبوب خدا ہے جان ایمان و یقین زندگی بھر درس تعظیم محمد کا دیا
کتنی پاکیزہ اس عبد مصطفیٰ کی سوچ تھی روضہ سرکار کو کعبے کا بھی کعبہ کہا
ہر گل باغ محمد کو رکھا اس نے عزیز اس نے سچا احترام آل محمد کا کیا
حیدر و حسن و حسین و فاطمہ کا وہ محبت اس کے ممدوح گرامی حضرت غوث الورا
باہمہ شان بزرگی، اپنے قول و فعل سے عمر بھر رعایت ادب سادات کا اس نے کیا
اس مقالے میں کیے بازوق صابر نے بیاں روح پرور واقعات و تجربات ایماں فزا
اس کا ہاتھ نے سن تکمیل طارق سے کہا دیکھ "شوق و احترام خاندان مصطفیٰ"

۱۹۹۷ء

طارق سلطانپوری

حسن ابدال

"قطعہ تاریخ مادہ تابان محمدی"

"فتح البیان امام احمد رضا" اور "نیک طرز ادا احترام سادات"

۱۴۱۸ھ

۱۴۱۸ھ

"مقالہ حق ماب جناب سید صابر حسین شاہ بخاری"

دیکھئے صابر بخاری کا مقالہ دیکھئے ہے "رضا اور احترام خاندان اہل بیت"
 شاہ جیلاں حضرت حسین و زہرہ یو تراب ہیں یہ سب نور تمام خاندان اہل بیت
 غوث اعظم کے دینے سے ہے جہاں میں چارو ہے رواں فیض دوام خاندان اہل بیت
 ہے حکومت باطنی کونین میں ابدال کی کتنا محکم ہے نظام خاندان اہل بیت
 امام اہل سنت ان کے ایسے جاں فشاں خود کو کہتے تھے غلام خاندان اہل بیت
 اعلیٰ حضرت کی ہر اک تحریر سے ہے آئینہ رضویت ہے شاد کام خاندان اہل بیت
 اس مقالے سے فضیلت ہے عیاں سادات کی اللہ اللہ احتشام خاندان اہل بیت
 بدست سے صابر بخاری اس کی تاریخ طبع "کلک حق ہے احترام خاندان اہل بیت"

۱۹۹۷ء

جناب صابر بخاری (کراچی)

ماخذ و مراجع

(حواشی و حوالہ جات)

(۱) تفصیل کے لئے، دیکھئے (الف) سیدتی مدائن زاد العسکری (مترجم سید شریف حسین بنہاری) مطبوعہ لاہور (ب) علامہ یوسف نجفی برکات آل رسول (مترجم علامہ محمد عبدالحق شرف قادری) مطبوعہ لاہور (ج) مفتی احمد یار خان نعیمی اکادم المقتول فی طہارۃ نسب الرسول (مشمولہ رسائل نعیمیہ) مطبوعہ لاہور

(۲) محمد عبدالحق صدیقی زیارت نبی، حیات، بیداری مطبوعہ اسوہ ۱۹۶۹ء، ص ۸۱

(۳) دیکھئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، ارادۃ اللہ، ص ۱۱۱، ب غرض اللہ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء،

(۴) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، اعطای النبی فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۵ مطبوعہ کراچی ۱۰۹

(۵) ایضاً..... ص ۱۱۸، ۱۱۹

(۶) ایضاً..... ج ۱۰، نصف آخر ص ۱۳۱-۱۳۲

(۷) ایضاً..... ص ۱۶۶، ۱۶۷

(۸) ایضاً..... ص ۱۷۳، ۱۷۴

(۹) دیکھئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، ازہر الباسم فی حرمت الزکوٰۃ علی بنی ہاشم

(مشمولہ فتاویٰ رضویہ ج ۳)

(۱۰) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، اعطای النبی فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۴ مطبوعہ کراچی

۴۸۹، ۴۹۰

(۱۱) مولانا حسین رضا خاں سیرت اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور ص ۷۷

(۱۲) دیکھئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، حدائق بخشش (مترجم علامہ شمس بریلوی)

مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء

(۱۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، اعطای النبی فی الفتاویٰ الرضویہ، ج ۱۲ مطبوعہ کراچی

(۱۴) مفتی محمد متھنی، رشتہ خانہ نوری، مکتوبات علی حضرت مطبوعہ، پورس ۱۵۵

(۱۵) مولانا محمد سائیم، ستوی، علی حضرت بریوی مطبوعہ، پورس ۱۹۷۱ء، ص ۱۶۲

(۱۶) صاحبزادہ سید محمد امین برکاتی، خواجہ برکاتیہ کا روحانی فرزند شمعہ ماہنامہ امیران امام احمد

رضا نمبر ۱۹۷۱ء ص ۲۳۶

(۱۷) مولانا محمد تقی، مدینہ بہاری، حیات علی حضرت مکتوبہ کراچی ص ۲۰۷

(۱۸) ایضاً..... ص ۲۰۸

(۱۹) ایضاً..... ص ۲۰۸، ۲۰۹

(۲۰) ایضاً..... ص ۲۰۶

(۲۱) ایضاً..... ص ۲۰۴

(۲۲) ایضاً..... ص ۲۰۳

(۲۳) یکٹہ راقم کا مقصد، مام احمد رضا محدث بریوی اور سید محمد محدث کچھوچھوی مشمولہ ماہنامہ

آستانہ کراچی محدث اعظم نمبر ۲

(۲۴) مولانا حسین رضا خان، حیات علی حضرت مطبوعہ، پورس ۷۷، ۷۸، ۷۹

(۲۵) مولانا شاہ مانا میاں قادری، سوانح حیات علی حضرت مطبوعہ کراچی ص ۱۵۲

(۲۶) علی حضرت مام احمد رضا محدث بریوی، انوار البشیرۃ فی مسائل حج، الزیارة مطبوعہ کراچی

۱۹۸۹ء ص ۹

(۲۷) مکتوبہ گری مولانا سیدہ جاہت رسول قادری بن مرام احمد وف خررہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۶ء

(۲۸) سائنہ معارف رضا کراچی ۱۹۸۴ء (مرتبہ مولانا سید محمد ریاست علی قادری) ص ۳۰۳

(۲۹) علامہ ارشد القادری، زلف و زنجیر مطبوعہ، پورس ۱۰۰ تا ۱۰۴

(۳۰) تاجدار معرفت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف، البشر فی البجیدنی، صراط الہدیین فی طریق الحق

والدین۔ مطبوعہ لاہور ص ۱۸۳

(۳۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی: العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ج ۱۰ النصف آخر
مطبوعہ کراچی ص ۲۶۸

(۳۲) مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری: ملفوظات اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور ص ۳۰۳

(۳۳) اقبال احمد رضوی مصطفائی: کرامات اعلیٰ حضرت مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء ص ۶۰

(۳۴) مولانا محمد صابر نسیم بستوی: اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۱۶۱

(۳۵) مولانا محمد ظفر الدین بہاری: حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ مطبوعہ کراچی ص ۲۰۱

(۳۶) محمد مرید احمد چشتی: جہان رضا مطبوعہ لاہور ص ۱۵۱، ۱۵۲

(۳۷) مولانا محمد ظفر الدین بہاری: حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ مطبوعہ کراچی ص ۲۰۱

(۳۸) مولانا عبدالحق رضوی: تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء ص ۲۸۵

(۳۹) دیکھئے: مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی: تذکرہ جمیل مطبوعہ دہلی ۱۴۱۲ھ ص ۲۹۰، ۲۹۳

(۴۰) علامہ محمد منشا تابش قصوری اشرفی: مقالات اشرفیہ مطبوعہ لاہور ص ۷۸

(۴۱) دیکھئے: مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری: سامان بخشش مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء ص ۸۷، ۸۸

(۴۲) مولانا محمد عبدالحق رضوی: تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء ص ۵۱۱

(۴۳) مولانا سید محمد ریاست علی قادری: مفتی اعظم ہند مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء ص ۵۹

(۴۴) مکتوب گرامی مولانا سید وجاہت رسول قادری بنام راقم الحروف محررہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۶ء

(۴۵) علامہ محمد منشا تابش قصوری اشرفی: مقالات اشرفیہ مطبوعہ لاہور ص ۷۹

(۴۶) مکتوب گرامی مولانا سید وجاہت رسول قادری، بنام راقم الحروف محررہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۶ء

(۴۷) مولانا محمد امانت رسول قادری: تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء ص ۸۱، ۸۲

(۴۸) سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر: کجی حکایات حصہ اول مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء ص ۹۳، ۹۴

خدمۃ الحاج والمعتمر شرف لنا

المؤذن حج وعمرہ گروپ کے سنگ

آئیے عمرہ ادا کیجئے

پیکج کی خصوصیات

● حرمین شریفین سے قریب ترین رہائش

● ایئر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ

● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارتیں

● مسجد جعرا نہ اور مسجد عائشہ سے عمرہ

● تینوں وقت اعلیٰ پاکستانی کھانے

● تجربہ کار عملہ آپ کے ساتھ ساتھ

مزید معلومات کے لیے ابھی رابطہ کریں

حج و عمرہ سروسز
پرائیویٹ لمیٹڈ

بالتقابل حبیب بنک کھارادر براج، آدمی داؤد روڈ، کھارادر، کراچی۔

فون: 2472228-2472229-2473292-2473226



إِنشَاءَ اللَّهِ ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ کو

قرآن وحدیث کی روشنی میں
علمائے اہلسنت کا

محققانہ اور ناصحانہ خطاب

ضیائے قرآن

جو آپ جانتا چاہتے ہیں

تو۔۔۔ آئیے اور جانیے

بمقام جامع مسجد الف، بمبئی بازار، میٹھادر، کراچی۔

مقتدر و مختلف
علمائے اہلسنت
کے خطابات

بعد نماز عشاء فوراً
دورانیہ
ایک گھنٹہ

عصر حاضر کے جدید
مسائل و موضوعات
جو ذہنوں میں چبھتے ہیں

الداعی الخیر: آخِمْ ضیاء طیبہ

دعوت فکر

ہم اپنی ذاتی تقریبات (شادی، سوئم، چہلم، عقیقہ وغیرہ) میں
دینی کتب بطور تحفہ و صدقہ جاریہ عزیز و اقارب میں تقسیم کیوں نہیں کرتے

إِنْشَاءُ اللَّهِ هَرَانْگَرِیْزِیْ مہینے کے پہلے جمعہ کو

قرآن وحدیث کی روشنی میں
علمائے اہلسنت کا

ضیائے قرآن

محققانہ اور ناصحانہ خطاب

جو آپ جانتا چاہتے ہیں

تو ---
آئیے اور جانے

بمقام جامع مسجد الف، بمبئی بازار، میٹھادور، کراچی۔

مقتدر ومختلف
علمائے اہلسنت
کے خطابات

بعد نماز عشاء فوراً
دورانیہ
ایک گھنٹہ

عصر حاضر کے جدید
مسائل وموضوعات
جو ذہنوں میں چبھتے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي: أَجْمَعُ ضِيَاءَ طَيْبِ

دعوت فکر

ہم اپنی ذاتی تقریبات (شادی، سوئم، چہلم، عقیقہ وغیرہ) میں
دینی کتب بطور تحفہ وصدقہ جاریہ عزیز واقارب میں تقسیم کیوں نہیں کرتے؟